حکومت کرناٹک

نوبہارِ اَدب

اُردو زبان اوّل نصابی کتاب

NAU BAHAR-E-ADAB

Urdu First Language

PART-1

Tenth 10 Standard

برائے دسویں جماعت

(ترمیم شدہ)

حصّۂ اوّل

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

KARNATAKA TEXT BOOK SOCIETY (R)
6th Cross, Malleshwaram
Bengaluru - 560 003

THE CONSTITUTION OF INDIA

PREAMBLE

WE, THE PEOPLE OF INDIA, having solemnly resolved to constitute India into a [1]**[SOVEREIGN SOCIALIST SECULAR DEMOCRATIC REPUBLIC]** and to secure to all its citizens :

JUSTICE, social, economic and political;

LIBERTY of thought, expression, belief, faith and worship;

EQUALITY of status and of opportunity; and to promote among them all

FRATERNITY assuring the dignity of the individual and the [2][unity and integrity of the Nation];

IN OUR CONSTITUENT ASSEMBLY this twenty-sixth day of November, 1949 do **HEREBY ADOPT, ENACT AND GIVE TO OURSELVES THIS CONSTITUTION.**

---

1. Subs. by the Constitution (Forty-second Amendment) Act, 1976, Sec.2, for "Sovereign Democratic Republic" (w.e.f. 3.1.1977)
2. Subs. by the Constitution (Forty-second Amendment) Act, 1976, Sec.2, for "Unity of the Nation" (w.e.f. 3.1.1977)

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

نصابی کمیٹی

☆ ڈاکٹر حلیمہ فردوس، اسوسی ایٹ پروفیسر — چیرمین
صدر شعبۂ اردو، گورنمنٹ آر۔سی۔کالج، بنگلورو-560 001

☆ جناب محمد ظفر اللہ شریف۔اردو منشی، ایم۔اے۔بی۔ایڈ — رکن
گورنمنٹ پری یونیورسٹی کالج، ساگر-577401

☆ ڈاکٹر کوثر پروین، — رکن
نیشنل ہائی سکول، درگاہ روڈ، کلبرگی

☆ حافظ محمد کفایت اللہ، ایم۔اے۔بی۔ایڈ — رکن
قوت الاسلام ہائی سکول، بوربینک روڈ، بنسن ٹاؤن، بنگلورو -560 046

☆ ڈاکٹر فرزانہ فرح محتشم — رکن
انجمن پری یونیورسٹی کالج، بستی روڈ، بھٹکل -581320

☆ جناب شفیع اللہ خاں، اُردو منشی، ایم۔اے۔بی۔ایڈ — رکن
گورنمنٹ پری یونیورسٹی کالج (گرلز)، چامراج نگر -571313

☆ جناب افروز احمد، موظف پروفیسر — تنقیح کار
نمبر 205، چوتھا مین، ساتواں کراس، بنی منٹپ ہی، لے آؤٹ، میسورو-15

☆ جناب شانتپا، انتونی ہائی سکول، گایتری پورم، میسورو-19 — مصور

ایڈیٹوریل بورڈ

ڈاکٹر مہ نور زمانی بیگم، سابق صدر شعبہ اُردو بنگلورو یونیورسٹی بنگلورو۔

ڈاکٹر جہاں آرا بیگم، سابق صدر شعبہ اُردو کرناٹک اسٹیٹ اوپن یونیورسٹی میسورو۔

صلاح کار

☆ شری ناگیندرا کمار
مینیجنگ ڈائرکٹر
کرناٹک ٹکسٹ بک سوسائٹی بنگلورو

☆ شریمتی سی۔ناگامنی
ڈپٹی ڈائرکٹر
کرناٹک ٹکسٹ بک سوسائٹی بنگلورو

☆ شری موڈمبڑی تایا
کوآرڈینیٹر
کرناٹک ٹکسٹ بک سوسائٹی بنگلورو

☆ شری پانڈورنگا
سینئر اسسٹنٹ ڈائرکٹر
کرناٹک ٹکسٹ بک سوسائٹی بنگلورو

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

Preface

The Textbook Society, Karnataka has been engaged in producing new textbooks according to the new syllabi which in turn are designed on NCF - 2005 since June 2010. Textbooks are prepared in 12 languages; seven of them serve as the media of instruction. From standard 1 to 4 there is the EVS, mathematics and 5th to 10th there are three core subjects namely mathematics, science and social science.

NCF - 2005 has a number of special features and they are:

- connecting knowledge to life activities
- learning to shift from rote methods
- enriching the curriculum beyond textbooks
- learning experiences for the construction of knowledge
- making examinations flexible and integrating them with classroom experiences
- caring concerns within the democratic policy of the country
- making education relevant to the present and future needs.
- softening the subject boundaries- integrated knowledge and the joy of learning.
- the child is the constructor of knowledge

The new books are produced based on three fundamental approaches namely.

Constructive approach, Spiral Approach and Integrated approach

The learner is encouraged to think, engage in activities, master skills and competencies. The materials presented in these books are integrated with values. The new books are not examination oriented in their nature. On the other hand they help the learner in the all round development of his/her personality, thus help him/her become a healthy member of a healthy society and a productive citizen of this great country, India.

The most important objectives of teaching language are listening, speaking,

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

reading, writing and reference work. These skills have been given a lot of importance in all the language textbooks. Along with the inculcation of these skills, fundamental grammar, opportunities for learners to appreciate beauty and imbibe universal life values have been integrated in language textbooks. When learners master these competencies, they would stop studying textbooks for the sake of passing examinations. In order to help learners master these competencies, a number of paired and group activities, assignments and project work have been included in the textbooks. It is expected that these activities would help learner master communicative skills. Ultimately, it is expected that students master the art of learning to learn and make use of these competencies in real life. Textbooks for students X have a special significance. As any other new textbook they help learners' master skills and competencies and at the same time there is going to be a public examination based on them.

The Textbook Society expresses grateful thanks to the chairpersons, writers, scrutinisers, artists, staff of DIETs and CTEs and the members of the Editorial Board and printers in helping the Text Book Society in producing these textbooks. A few works of some writers and poets have been included in these textbooks. The textbook society is extremely grateful to them for giving their consent for the inclusion of these pieces in the textbooks.

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

. G S Mudambadithaya Prof
Co - ordinator
Curriculum Revision and Textbook Preparation
Karnataka Textbook Society®
Bengaluru - 85

Nagendra Kumar
Managing Director
Karnataka Textbook Society®
Bengaluru - 85

عرضِ مدُعا

دسویں جماعت زبان اول کی نصابی کتاب ''نوبہارِ ادب'' قومی درسیات کا خاکہ..... 2005ئ کے نکات کی روشنی میں تیار کی گئی ہے۔ نصاب کی تدوین وترتیب کے دوران نہ صرف دوسری ریاستوں کے تعلیمی نصاب کو پیشِ نظر رکھا گیا، بلکہ پچھلی جماعت کے معیار اور طلبہ کے مزاج کو اولیت دی گئی ہے۔ زبان کی تدریس سے متعلق قومی درسیاتی خاکے میں شامل نکات جیسے سماجی مساوات، اخلاقی اقدار، قومی یکجہتی، سماجی حصے داری کے علاوہ کامیاب زندگی کے لئے درکار مہارتوں جیسے قوتِ فیصلہ، قوتِ برداشت، احساسِ یگانگت اور شخصی روابط کو فروغ دینے والے موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

زیرِ مطالعہ درسی کتاب کی مشمولات کا انتخاب کرناٹک ٹکسٹ بک کمیٹی کے فراہم کردہ خاکے کے مدنظر ترتیب دیا گیا ہے گو مخصوص عنوانات پر محیط ادبی فن پاروں کی تلاش میں دقتیں پیش آئیں۔ اس کے باوجود اس کتاب میں طلبہ کو اردو زبان وادب کے اصناف سے متعارف کرانے کی بھرپور سعی کی گئی ہے۔ نثر اور نظم کا حصہ کلاسیکی اور جدید ادب کے فن پاروں پر مشتمل ہے۔ نثری حصے میں شخصیات، افسانہ، خودنوشت کے علاوہ مختلف قسم کے مضامین شامل ہیں۔ جب کہ شعری حصہ حمد، نعت، مرثیہ، مختلف ہیئتوں میں لکھی گئی نظموں، غزلوں اور رباعیوں پر مشتمل ہے۔

اس درسی کتاب کے اسباق کے متن سے پہلے تخلیق اور تخلیق کار کی ذیلی سرخیوں کے تحت اجمالی انداز میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اسباق میں پہلی بار فرہنگ کے تحت طلبہ کو لغت کی افادیت سے متعلق سمجھایا گیا ہے۔ دوچار اسباق میں الفاظ کو لغوی اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے اور اگلے اسباق میں اس سے متعلق سوالات پوچھے گئے ہیں۔ الفاظ کے صحیح تلفظ کی ادائیگی کیلئے اعراب اور اُس سے متعلق مشق بھی دی گئی ہے۔ ادب فہمی اور ادبی ذوق کو فروغ دینے کے لئے نثری اور شعری بیان کے معنوی حسن کی جانب توجہ دلائی گئی ہے۔ طلبہ کی تفہیمی صلاحیت کی جانچ کے لئے اسی نوعیت کے سوالات ترتیب دیئے گئے ہیں۔ سوالات کا تیسرا حصہ طلبہ کی خودآموزی کے عمل کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ ٹکسٹ بک کمیٹی کی ہدایت کے مطابق زیادہ سے زیادہ لسانی مشقوں، اور سرگرمیوں کو شامل کیا گیا ہے۔ 2005ئ کے درسی خاکے میں تخلیقی مزاج (Cerative Sprit) اور تعمیری طریقۂ عمل (Constructive Approach) کی پرزور سفارش کی گئی ہے۔ اس لئے مشقوں میں ان نکات کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ اس کے لئے تفہیمی مشقوں اور عملی سرگرمیوں کے علاوہ اضافی معلومات پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ جہاں تک قواعد کی تدریس کا تعلق ہے عام روایتی تعارفی قواعد کے بجائے عملی قواعد کو ترجیح دی گئی ہے۔ عموماً متعلقہ سبق سے مثالیں دے کر جملوں کے اقسام کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس غرض سے مشقوں کے سوالات کی نوعیت میں تبدیلی کی گئی ہے تاکہ طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ ہو، وہ غور وفکر کرنے پر آمادہ ہوں اور رٹنے کی عادت سے چھٹکارا پاسکیں۔

طلبہ میں سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی بنیادی صلاحیتیں ثانوی جماعتوں تک فروغ پاتی ہیں۔ ہائی اسکول کی سطح پر زبان وادب کی تدریس پر توجہ دینا لازمی ہے۔ زبان کی تفہیم اور ترسیل کے لئے بہتر نصاب کی تدوین کے ساتھ ساتھ موثر طریقۂ تدریس بھی نہایت ضروری ہے۔ طلبہ کو حرف شناسی، زبان دانی، قواعد شناسی، ادب شناسی، آزادانہ غور وفکر، تبادلہ خیال اور مافی الضمیر کے اظہار پر قدرت حاصل کرنے کے قابل بنانا استاد کا اولین فریضہ ہے۔

اساتذہ سے امید کی جاتی ہے کہ وہ تدریس کی منصوبہ بندی میں مذکورہ بالا نکات کو اہمیت دیں۔ طلبہ نہ صرف ہمارے مذہبی، تہذیبی اور سماجی مسائل کو سمجھنے کے قابل بنیں، بلکہ ان میں ادبی فن پاروں سے لطف اندوز ہونے کی اہلیت بھی پیدا ہو۔

غرض نوبہارِ ادب (برائے دسویں جماعت) کو دلکش، دلچسپ، فکر انگیز اور منفرد بنانے کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے۔ ہم کرناٹک ٹکسٹ بکس سوسائٹی بنگلورو کے ارباب مجاز کے شکر گزار ہیں، جن کے تعاون اور مفید مشوروں سے یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

صدر واراکین

نصابی کمیٹی برائے دسویں جماعت، زبان اول

NOT TO BE REPUBLISHED

مجالسِ نظرِ ثانی برائے نصابی کتاب

صدرِ مجالس:

پروفیسر برگور راما چندر پّا، مجلسِ نظرِ ثانی برائے ریاستی نصابی کتاب، کرناٹک ٹیکسٹ بک سوسائٹی (رجسٹرڈ) بنگلورو-

مجلسِ نظرِ ثانی

صدر:

پروفیسر سی۔ سید خلیل احمد، چیرمین، ڈپارٹمنٹ آف پی جی اسٹڈیز اینڈ ریسرچ اِن اردو، کوئمپو یونیورسٹی، سہیادری کالج، شیوا موگا-203 577

اراکین:

ڈاکٹر سید ثناء اللہ، اسوسیٹ پروفیسر اینڈ چیرمین، ڈپارٹمنٹ آف اردو، سہیادری سائنس کالج، شیوا موگا-3

محترمہ وحیدہ نسرین، ایجوکیشن آفیسر، ڈائرکٹریٹ برائے اردو اور دیگر اقلیتی لسانی مدارس، بنگلورو۔

جناب سلیمان خمار، ایل آئی جی-83 جال نگر، وجئے پورہ-101 586

جناب اختر سہیل، معاون معلم، فاروقیہ بوائس ہائی اسکول، تلک نگر، میسورو-001 570

محترمہ مہرالنساء بیگم۔کے۔ مکاندار، اردو معلمہ، گورنمنٹ اردو ہائی اسکول، جمکھنڈی، ضلع باگل کوٹ۔

محترمہ سائرہ بانو، معاون معلمہ، گورنمنٹ مسلم رسیڈنشیل اسکول، سری رنگا پٹن، ضلع منڈیا۔

محترمہ حبیبہ خانم، معاون معلمہ، گورنمنٹ اردو لوئر پرائمری اسکول، یم۔کے۔محلہ، رام نگر۔159 562

محترمہ شمع پروین سوداگر، معاون معلمہ، گورنمنٹ اردو لوئر پرائمری اسکول، گاندھی پور ضلع ہاویری-110 581

اعلیٰ مجلسِ نظرِ ثانی

پروفیسر نورالدین، وظیفہ یاب پروفیسر، نمبر 1/13، سیکٹر 14، جیون بھیما نگر، بنگلورو-007 560

پروفیسر محمد اعظم شاہد، پروفیسر، گورنمنٹ فرسٹ گریڈ کالج، یلہنکا، بنگلورو-094 560

میر صلاح کار:

شری یم۔پی۔مادھے گوڈا : مینیجنگ ڈائرکٹر کرناٹک ٹکسٹ سوسائٹی (رجسٹر) بنگلورو-03

شریمتی اُشا یم۔ڈی : ڈپٹی ڈائرکٹر، کرناٹک ٹکسٹ سوسائٹی (رجسٹر) بنگلورو-03

پروگرام کوآرڈینیٹر:

شری موہن کمارا۔بی : سینئر اسسٹنٹ ڈائرکٹر، کرناٹک ٹکسٹ سوسائٹی (رجسٹر) بنگلورو-03

NOT TO BE REPUBLISHED © KTBS

ಪರಿಷ್ಕರಣೆ ಕುರಿತು

ಒಂದರಿಂದ ಹತ್ತನೇ ತರಗತಿಯ ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕಗಳ ಬಗ್ಗೆ ಪ್ರಕಟಗೊಂಡ ಸಾರ್ವಜನಿಕ ಅಭಿಪ್ರಾಯಗಳನ್ನು ಗಮನಿಸಿ ಮಾನ್ಯ ಮುಖ್ಯಮಂತ್ರಿಯವರೂ ಅರ್ಥಸಚಿವರೂ ಆಗಿರುವ ಶ್ರೀ ಸಿದ್ದರಾಮಯ್ಯನವರು ತಮ್ಮ ೨೦೧೪-೧೫ ರ ಬಜೆಟ್‌ನಲ್ಲಿ ತಜ್ಞರ ಸಮಿತಿಯನ್ನು ರಚಿಸುವ ಘೋಷಣೆ ಮಾಡಿದರು. ತಜ್ಞರು ಅನುಸರಿಸಬೇಕಾದ ಮೂಲ ಆಶಯವನ್ನು ಹೀಗೆ ಹೇಳಿದರು: "ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕಗಳನ್ನು ಸಾಮಾಜಿಕ ಸಾಮರಸ್ಯ, ನೈತಿಕಮೌಲ್ಯಗಳು, ವ್ಯಕ್ತಿತ್ವವಿಕಸನ, ವೈಜ್ಞಾನಿಕ ಮತ್ತು ವೈಚಾರಿಕ ಮನೋಭಾವ, ಜಾತ್ಯತೀತತೆ ಮತ್ತು ರಾಷ್ಟ್ರೀಯ ಬದ್ಧತೆಗಳಿಗೆ ಅನುವಾಗುವಂತೆ ತಜ್ಞರ ಸಮಿತಿಯನ್ನು ಪುನರ್ ರಚಿಸಲಾಗುವುದು" ಇದು ಬಜೆಟ್ ಭಾಷಣದಲ್ಲಿ ಸಾದರಪಡಿಸಿದ ಆಶಯ.

ಅನಂತರ ಶಿಕ್ಷಣ ಇಲಾಖೆಯು ಒಂದರಿಂದ ಹತ್ತನೇ ತರಗತಿಯವರೆಗಿನ ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕಗಳ ಪರಿಷ್ಕರಣೆಗಾಗಿ ೨೭ ಸಮಿತಿಗಳನ್ನು ರಚಿಸಿ ದಿನಾಂಕ: ೨೪.೧೧.೨೦೧೪ ರಂದು ಆದೇಶಹೊರಡಿಸಿತು. ಈ ಸಮಿತಿಗಳು ವಿಷಯವಾರು ಮತ್ತು ತರಗತಿವಾರು ಮಾನದಂಡಕ್ಕನುಗುಣವಾಗಿ ರಚಿತವಾದವು. ವಿವಿಧ ಪಠ್ಯವಿಷಯಗಳಿಗೆ ಸಂಬಂಧಿಸಿದ ತಜ್ಞರು, ಅಧ್ಯಾಪಕರು ಈ ಸಮಿತಿಗಳಲ್ಲಿದ್ದಾರೆ. ಈಗಾಗಲೇ ಲಿಖಿತವಾಗಿ ಬಂದಿರುವ ಅನೇಕ ಆಕ್ಷೇಪಗಳು ಮತ್ತು ವಿಶ್ಲೇಷಣೆಗಳನ್ನು ಪರಿಶೀಲಿಸಿ, ತಪ್ಪು ಒಪ್ಪುಗಳ ಬಗ್ಗೆ ನಿರ್ಣಯಿಸಿ ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕಗಳನ್ನು ಪರಿಷ್ಕರಿಸುವ ಹೊಣೆಹೊತ್ತ ಈ ಸಮಿತಿಗಳಿಗೆ 'ಅಗತ್ಯವಿದ್ದಲ್ಲಿ ಪಠ್ಯವಸ್ತುವನ್ನು ಪರಿಷ್ಕರಿಸಿ ನಂತರ ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕಗಳನ್ನು ಪರಿಷ್ಕರಿಸುವ' ಸ್ವಾತಂತ್ರ್ಯವನ್ನು ೨೪.೧೧.೨೦೧೪ರ ಆದೇಶದಲ್ಲೇ ನೀಡಲಾಗಿತ್ತು. ಅನಂತರ ೧೯.೦೯.೨೦೧೫ ರಂದು ಹೊಸ ಆದೇಶ ಹೊರಡಿಸಿ 'ಅಗತ್ಯವಿದ್ದಲ್ಲಿ ಪುನರ್ ರಚಿಸುವ' ಸ್ವಾತಂತ್ರ್ಯವನ್ನು ನೀಡಲಾಯಿತು. ಹೀಗೆ ಸಮಗ್ರ ಪರಿಷ್ಕರಣೆಗೊಂಡ ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕಗಳನ್ನು ೨೦೧೬-೧೭ ರ ಬದಲು ೨೦೧೭-೧೮ನೇ ಶೈಕ್ಷಣಿಕ ವರ್ಷದಲ್ಲಿ ಜಾರಿಗೊಳಿಸಲಾಗುವುದೆಂದು ಇದೇ ಆದೇಶದಲ್ಲಿ ತಿಳಿಸಲಾಯಿತು.

ಅನೇಕ ವ್ಯಕ್ತಿಗಳೂ ಸಂಘಟನೆಗಳೂ ಸ್ವಯಂಪ್ರೇರಿತರಾಗಿ ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕಗಳ ಮಾಹಿತಿದೋಷ, ಆಶಯದೋಷಗಳನ್ನು ಪಟ್ಟಿಮಾಡಿ ಶಿಕ್ಷಣ ಸಚಿವರಿಗೆ, ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕ ಸಂಘಕ್ಕೆ ಕಳುಹಿಸಿದ್ದರು. ಅವುಗಳ ಪರಿಶೀಲನೆಮಾಡಿದ್ದಲ್ಲದೆ, ಸಮಿತಿಗಳಾಚೆಗೆ ಅನೇಕ ಸಂವಾದಗಳನ್ನು ಏರ್ಪಡಿಸಿ ವಿಚಾರ ವಿನಿಮಯ ಮಾಡಿಕೊಂಡಿದ್ದೇವೆ. ಪ್ರಾಥಮಿಕ ಮತ್ತು ಪ್ರೌಢಶಾಲಾ ಅಧ್ಯಾಪಕರ ಸಂಘಗಳ ಜೊತೆ ಚರ್ಚಿಸಿದ್ದಲ್ಲದೆ ಪ್ರಶ್ನಾವಳಿ ಸಿದ್ಧಪಡಿಸಿ ಅಧ್ಯಾಪಕರಿಗೆ ನೀಡಿ ಅಭಿಪ್ರಾಯಗಳನ್ನು ಸಂಗ್ರಹಿಸಲಾಗಿದೆ. ಅಧ್ಯಾಪಕರು, ವಿಷಯಪರಿವೀಕ್ಷಕರು ಮತ್ತು ಡಯಟ್ ಪ್ರಾಂಶುಪಾಲರ ಪ್ರತ್ಯೇಕ ಸಭೆಗಳನ್ನು ನಡೆಸಿ ವಿಶ್ಲೇಷಣಾತ್ಮಕ ಅಭಿಮತಗಳನ್ನು ಪಡೆಯಲಾಗಿದೆ. ವಿಜ್ಞಾನ, ಸಮಾಜವಿಜ್ಞಾನ, ಗಣಿತ, ಭಾಷೆ ಸಾಹಿತ್ಯಗಳಿಗೆ ಸಂಬಂಧಿಸಿದ ತಜ್ಞರಿಗೆ ಮೊದಲೇ ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕಗಳನ್ನು ಕಳುಹಿಸಿ ಅನಂತರ ಸಭೆ ನಡೆಸಿ ಚರ್ಚಿಸಲಾಗಿದೆ.

NOT TO BE REPUBLISHED © KTBS

ಬಹುಮುಖ್ಯವಾದ ಇನ್ನೊಂದು ಸಂಗತಿಯನ್ನು ಇಲ್ಲಿ ಹೇಳಬೇಕು. ಕೇಂದ್ರೀಯ ಶಾಲಾ (ಎನ್.ಸಿ.ಇ.ಆರ್.ಟಿ) ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕಗಳ ಜೊತೆ ರಾಜ್ಯದ ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕಗಳನ್ನು ತೌಲನಿಕವಾಗಿ ಅಧ್ಯಯನ ಮಾಡಿ ಸಲಹೆಗಳನ್ನು ನೀಡಲು ವಿಜ್ಞಾನ, ಗಣಿತ ಮತ್ತು ಸಮಾಜವಿಜ್ಞಾನಕ್ಕೆ ಸಂಬಂಧಿಸಿದಂತೆ ತಜ್ಞರ ಮೂರು ಸಮಿತಿಗಳನ್ನು ರಚಿಸಲಾಯಿತು. ಈ ಸಮಿತಿಗಳು ನೀಡಿದ ತೌಲನಿಕ ವಿಶ್ಲೇಷಣೆ ಮತ್ತು ಸಲಹೆಗಳನ್ನು ಆಧರಿಸಿ ರಾಜ್ಯ ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕಗಳ ಗುಣಮಟ್ಟವನ್ನು ಹೆಚ್ಚಿಸಲಾಗಿದೆ. ಕೇಂದ್ರೀಯ ಶಾಲಾ ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕಗಳಿಗಿಂತ ನಮ್ಮ ರಾಜ್ಯದ ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕಗಳ ಗುಣಮಟ್ಟ ಕಡಿಮೆಯಾಗದಂತೆ ಕಾಯ್ದುಕೊಳ್ಳಲಾಗಿದೆ. ಜೊತೆಗೆ ಆಂಧ್ರ, ತಮಿಳುನಾಡು, ಮಹಾರಾಷ್ಟ್ರ ರಾಜ್ಯಗಳ ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕಗಳ ಜೊತೆ ನಮ್ಮ ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕಗಳನ್ನು ಪರಿಶೀಲಿಸಲಾಗಿದೆ.

ಇನ್ನೊಂದು ಸ್ಪಷ್ಟನೆಯನ್ನು ನೀಡಲು ಬಯಸುತ್ತೇನೆ. ನಮ್ಮ ಸಮಿತಿಗಳು ಮಾಡಿರುವುದು ಪರಿಷ್ಕರಣೆಯೇ ಹೊರತು ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕಗಳ ಸಮಗ್ರ ರಚನೆಯಲ್ಲ. ಆದ್ದರಿಂದ ಈಗಾಗಲೇ ರಚಿತವಾಗಿರುವ ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕಗಳ ಸ್ವರೂಪಕ್ಕೆ ಎಲ್ಲಿಯೂ ಧಕ್ಕೆಯುಂಟುಮಾಡಿಲ್ಲ. ಲಿಂಗತ್ವ ಸಮಾನತೆ, ಪ್ರಾದೇಶಿಕ ಪ್ರಾತಿನಿಧ್ಯ, ರಾಷ್ಟ್ರೀಯ ಸಮಗ್ರತೆ, ಸಮಾನತೆ, ಸಾಮಾಜಿಕ ಸಾಮರಸ್ಯಗಳ ಹಿನ್ನೆಲೆಯಲ್ಲಿ ಕೆಲವು ಪರಿಷ್ಕರಣೆಗಳು ನಡೆದಿವೆ. ಹೀಗೆ ಪರಿಷ್ಕರಿಸುವಾಗ ರಾಷ್ಟ್ರೀಯ ಪಠ್ಯಕ್ರಮ ಚೌಕಟ್ಟು ಮತ್ತು ರಾಜ್ಯ ಪಠ್ಯಕ್ರಮ ಚೌಕಟ್ಟುಗಳನ್ನು ಮೀರಿಲ್ಲವೆಂದು ತಿಳಿಸಬಯಸುತ್ತೇವೆ, ಜೊತೆಗೆ ನಮ್ಮ ಸಂವಿಧಾನದ ಆಶಯಗಳನ್ನು ಅನುಸರಿಸಲಾಗಿದೆ. ಸಮಿತಿಗಳು ಮಾಡಿದ ಪರಿಷ್ಕರಣೆಯನ್ನು ಮತ್ತೊಮ್ಮೆ ಪರಿಶೀಲಿಸಲು ವಿಷಯವಾರು ಉನ್ನತ ಪರಿಶೀಲನ ಸಮಿತಿಗಳನ್ನು ರಚಿಸಿ ಅಭಿಪ್ರಾಯಪಡೆದು ಅಳವಡಿಸಲಾಗಿದೆ.

ಹೀಗೆ ಕ್ರಮಬದ್ಧವಾಗಿ ನಡೆದ ಕೆಲಸಕ್ಕೆ ತಮ್ಮನ್ನು ತಾವು ಸಂಪೂರ್ಣ ತೊಡಗಿಸಿಕೊಂಡ ೨೭ ಸಮಿತಿಗಳ ಅಧ್ಯಕ್ಷರು ಮತ್ತು ಸದಸ್ಯರನ್ನು ಹಾಗೂ ಉನ್ನತ ಪರಿಶೀಲನಾ ಸಮಿತಿಯ ಸಮಸ್ತರನ್ನು ಕೃತಜ್ಞತೆಯಿಂದ ನೆನೆಯುತ್ತೇವೆ. ಅಂತೆಯೇ ಸಮಿತಿಗಳ ಕೆಲಸ ಸುಗಮವಾಗಿ ನಡೆಯುವಂತೆ ವ್ಯವಸ್ಥೆಮಾಡಲು ಕಾರ್ಯಕ್ರಮ ಅಧಿಕಾರಿಗಳಾಗಿ ನಿಷ್ಠೆಯಿಂದ ದುಡಿದ ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕ ಸಂಘದ ಎಲ್ಲಾ ಅಧಿಕಾರಿಗಳನ್ನೂ ನೆನೆಯುತ್ತೇವೆ. ಸಹಕರಿಸಿದ ಸಿಬ್ಬಂದಿಗೂ ನಮ್ಮ ವಂದನೆಗಳು. ಅಭಿಪ್ರಾಯ ನೀಡಿ ಸಹಕರಿಸಿದ ಸರ್ವ ಸಂಘಟನೆಗಳು ಮತ್ತು ತಜ್ಞರಿಗೆ ಧನ್ಯವಾದಗಳು.

ಎಂ.ಪಿ. ಮಾದೇಗೌಡ
ವ್ಯವಸ್ಥಾಪಕ ನಿರ್ದೇಶಕರು
ಕರ್ನಾಟಕ ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕ ಸಂಘ (ರಿ)
ಬೆಂಗಳೂರು–೮೫

(ಪ್ರೊ. ಬರಗೂರು ರಾಮಚಂದ್ರಪ್ಪ)
ಸರ್ವಾಧ್ಯಕ್ಷರು
ರಾಜ್ಯ ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕ ಪರಿಷ್ಕರಣ ಸಮಿತಿ
ಕರ್ನಾಟಕ ಪಠ್ಯಪುಸ್ತಕ ಸಂಘ (ರಿ)
ಬೆಂಗಳೂರು–೮೫

NOT TO BE REPUBLISHED © KTBS

Foreword

In the pursuit of fostering a healthier and more balanced educational journey, we present this initiative aimed at reducing the weight of school bags. Education is the cornerstone of progress and it is our responsibility to ensure that the pursuit of knowledge is accompanied by the wellbeing of students.

As a first step, to reduce the burden of heavy bags, the School Education Department, Government of Karnataka has decided to print semester-wise textbooks in 2 parts i.e., Summative Assessment 1 and 2. This intervention will help significantly in reducing the weight of school bags.

This Endeavour signifies a paradigm shift, acknowledging the strain posed by bulky bags on students.

©KTBS
NOT TO BE REPUBLISHED

Manjushree. N. IAS
Managing Director
Karnataka Textbook Society (R.)

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	اصناف	تخلیق کار	صفحہ نمبر
1	حمد	(نظم)	ڈاکٹر صغریٰ عالم	1
2	حجۃ الوداع	(خطبہ)	سید سلیمان ندوی	6
3	نعت	(نظم)	ماہر القادری	16
4	بدایوں کے شام وسحر	(خودنوشت سوانح سے اقتباس)	ادا جعفری	20
5	آمدِ بہار	(نظم)	شوق قدوائی	29
6	جواہر لال نہرو کی اُردو دوستی	(مضمون)	محمد رفیع انصاری	33
7	رشوت	(نظم)	جوش ملیح آبادی	42
8	قولِ فیصل	(تقریر)	مولانا ابوالکلام آزاد	48
9	غزلیں (حصہ الف)	غزل	حسن شوقی، غالب، اصغر گونڈوی	56

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

سبق:1

حمد



ڈاکٹر صغریٰ عالم

تخلیق: لفظ ''حمد'' مدح سے مشتق ہے۔ مدح کے معنی تعریف کے ہیں۔ خدا کی تعریف میں لکھی گئی نظم کو حمد کہتے ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی صفات ظاہر کرنے والے اسماء اور اس کی نعمتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ شاعر بخشش کا طلب گار رہوتا ہے۔ اکثر شعراء اپنے مجموعہ کلام کی ابتدا حمد سے کرتے ہیں۔

ذیل کی حمد میں شاعرہ نے مخصوص و منفرد انداز میں ربِ ذوالجلال کی حمد وثنا کی ہے۔ پہلے شعر میں خالقِ کائنات کی ابدیت۔ دوسرے شعر میں اس کی نعمتوں کا بیان، تیسرے شعر میں عشقِ الٰہی اور چوتھے شعر میں اللہ تعالیٰ کے اسما اور صفات کا ذکر ہے اور مقطع میں یومِ دین کے مالک سے بخشش کی گذارش ہے۔

تخلیق کار: نام صغریٰ بیگم، قلمی نام صغریٰ عالم۔ 18 رجنوری 1938ء کو ضلع کلبرگی کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ ابتدائی تعلیم کلبرگی میں پائی، یہیں درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے ہوئے خانگی طور پر ایم۔اے، بی۔ایڈ اور پی۔ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔

ڈاکٹر صغریٰ عالم ہماری ریاست کی نامور شاعرہ ہیں۔ ''حیطۂ صدف'' ''بیت الحروف'' ''صف ریحان'' ''قوسِ قُزح'' ''حنائے غزل'' ان کے شعری مجموعے ہیں۔ ''کفِ میزان'' تنقیدی مجموعہ ہے۔ ان کے نعتیہ و حمدیہ کلام کے مجموعے، محرابِ دعا اور بابِ جبرئیل، عشقِ الٰہی اور عشقِ محمدی کا ثبوت ہیں۔ انھوں نے دوہے بھی لکھے۔ موصوفہ کی نثری تصانیف بھی شائع ہوئی ہیں۔ صغریٰ عالم کو ان کی تدریسی اور ادبی خدمات پر مختلف اعزازات سے نوازا گیا۔ 19 رمارچ 2010ء کو ان کا انتقال ہوا۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

صدائے کُن سے ابد تک شباب تیرا ہے
عیاں بھی تو ہی ہے پنہاں حجاب تیرا ہے

کسی بھی در سے اجالوں کی بھیک کیا مانگیں
اندھیری شب بھی تری آفتاب تیرا ہے

صنم ترے ہیں، خدا ناشناس بھی تیرے
نمازِ عشق کا ہر اک نصاب تیرا ہے

رضا تری ہے، غفورالرحیم بھی تو ہے
غضب و قہر بھی تیرا، ثواب تیرا ہے

دمِ وداع ہے صغریٰ کو بخش دے یارب
تو یومِ دین کا مالک، حساب تیرا ہے

فرہنگ:

I (الف) الفاظ ومعانی:

(نوٹ: الفاظ کے معنی سے پہلے قوسین میں دیئے گئے اشارات یعنی ع، ف سے عربی، فارسی اور مث سے مونث، مذ سے مذکر اور صف سے صفت مراد ہے۔)

صدا = (ع۔مث) گونج، گنبد کی آواز
ابد = (ع۔مذ) ہمیشگی، دوام
عیاں = (ع۔صف) ظاہر، علانیہ، نمودار
حجاب = (ع۔مذ) پردہ، اوٹ، حیا، شرم، لحاظ
پنہاں = (ف۔صف) چھپا ہوا، پوشیدہ
یوم = (ع۔مذ) روز، دن، تاریخ
صنم = (ع۔مذ) بُت، دلبر، پیارا
غضب = (ع۔مذ) قہر، غصّہ
کن = (ع۔صیغۂ امر حاضر) ہوجا (اللہ تعالیٰ کو جب کائنات کا پیدا کرنا منظور ہوا تو یہ لفظ فرمایا)
صغریٰ = (ع۔ا۔مث) چھوٹی لڑکی، سب سے چھوٹی چیز، یہاں بطور تخلص استعمال کیا گیا ہے۔
نصاب = (ع۔مذ) متعین شدہ درس، سرمایہ، پونجی، وہ مال جس پر زکوٰۃ دینا واجب ہے۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

(ب) مرکبات:

صدائے کن = خدا کی آواز جو اس نے دنیا بنانے کے لئے دی تھی

ناشناس = ناواقف

غفورالرحیم = خدا کے اسماوصفات (معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا)

دمِ وداع = آخری وقت (موت کی گھڑی)

یومِ دین = حشر کا دن

نمازِ عشق = نماز سے محبت

II(الف) ایک جملے میں جواب لکھئے۔

۱) اللہ تعالیٰ کی کس صدا سے دنیا وجود میں آئی؟

۲) شاعرہ کسی اور در سے اُجالا کیوں نہیں مانگنا چاہتی ہیں؟

۳) نمازِ عشق کے نصاب کا کیا مطلب ہے؟

۴) دمِ وداع شاعرہ کس سے بخشش کی طلب گار ہے؟

۵) حمد کے چوتھے شعر میں اللہ کے کس نام کا ذکر ہے؟

(ب) اس حمد کا خلاصہ لکھئے۔

III(الف) اشعار کا مطلب لکھئے۔

۶) صنم ترے ہیں، خدا ناشناس بھی تیرے
نمازِ عشق کا ہر اک نصاب تیرا ہے

۷) رضا تیری ہے، غفورالرحیم بھی تو ہے
غضب و قہر بھی تیرا، ثواب تیرا ہے

(ب) اس حمد کو زبانی یاد کیجئے۔

IV(الف) موزوں جواب کی نشاندہی کیجئے۔

۸) لفظ ''حمد'' کس لفظ سے مشتق ہے؟

(الف) مدعا (ب) مدح (ج) مداوا (د) مراد

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

۹) ''صدائے کن سے ابد تک شباب تیرا ہے۔ شباب سے مراد

(الف) دین ودُنیا (ب) خدا کا جلوہ (ج) چانداورسورج (د) جوانی

۱۰) خداناشناس کا مطلب ہے۔

(الف) ایمان نہ رکھنے والے (ب) جاہل (ج) بےوقوف (د) معصوم

۱۱) ''یومِ دین'' سے مراد ہے۔

(الف) وحشت کادن (ب) حشر کادن (ج) خوشی کادن (د) ملاقات کادن

۱۲) نمازِعشق کے معنی ہیں؟

(الف) نماز سے محبت (ب) عبادت کی دیوانگی (ج) نمازِحاجت (د) عبادت کاحکم

۱۳) عموماً شعراء مجموعہ کلام کی ابتدا اس صنف سے کرتے ہیں۔

(الف) نعت (ب) مناجات (ج) حمد (د) قصیدہ

(ب) اضداد لکھئے۔

ابد x _____ عیاں x _____ خداشناس x _____

اجالا x _____ شب x _____ صغریٰ x _____

قہر x _____ دن x _____

(ج) پہلے دولفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھئے۔

(1) نعت : حضور ﷺ کی تعریف : : حمد : _____

(2) ازل : ابد : : پنہاں : _____

(3) بابِ جبرئیل : نعتیہ وحمدیہ مجموعہ : : کفِ میزان: _____

(4) سدا : ہمیشہ : : صدا : _____

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

(د) الفاظ سازی:

ذیل میں دیئے گئے لفظوں میں شامل حروف کی مدد سے تین الفاظ بنایئے۔

مثال: شباب = شب، باب، اب

نماز = ---------- ---------- ----------

پنہاں = ---------- ---------- ----------

آفتاب = ---------- ---------- ----------

مالک = ---------- ---------- ----------

قواعد

نثر و نظم کا فرق:

- ہمارا ہندوستان سارے جہاں سے اچھا ہے۔ (جملہ)
- سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا (مصرعہ)

مذکورہ بالا پہلی مثال نثر کی ہے اور دوسری مثال نظم یعنی شاعری کی۔ دونوں میں یکساں الفاظ ہونے کے باوجود ان کی ترتیب میں یکسانیت نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ نظم الفاظ کی مخصوص ترتیب اور موزونیت کا نام ہے جس سے شاعری میں آہنگ اور وزن پیدا ہوتا ہے۔

شاعری میں اوزان اور ان کا علم ہی علمِ عَرُوض کہلاتا ہے۔ یعنی علمِ عَرُوض وہ علم ہے جس کے ذریعے شعر کا وزن یا ارکان کی تکرار معلوم کی جاتی ہے۔ ارکان کی تکرار سے پیدا ہونے والے مخصوص وزن کو بحر کہتے ہیں۔

(ارکان: وہ مقررہ الفاظ جن سے بحر بنتی ہے)

(بحر: ارکان کی تکرار سے جب کوئی وزن پیدا ہوتا ہے تو اُسے بحر کہتے ہیں)

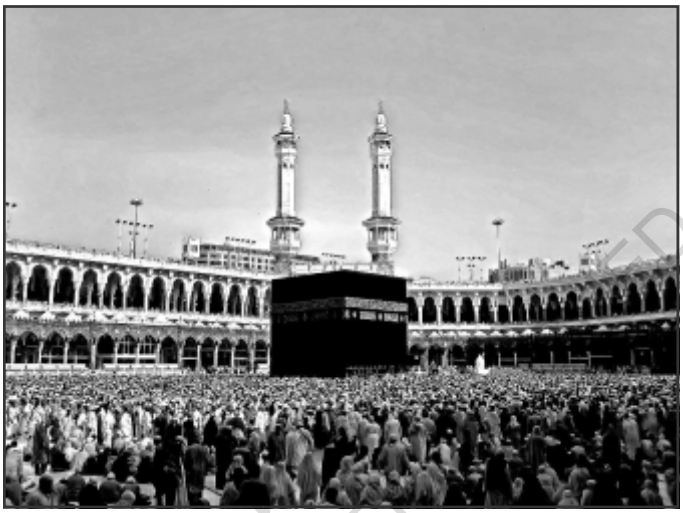
سرگرمی: اردو کے مشہور شعراء کا حمدیہ کلام جمع کیجئے۔

☆☆☆

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سبق:2

حجۃ الوداع



تخلیق: یہ مضمون سید سلیمان ندوی کی سیرت پاکؐ پر لکھی گئی کتاب ''رحمتِ عالم'' کا حصہ ہے۔ جس میں حضورؐ کے حجۃ الوداع کا خطبہ پیش کیا گیا ہے، اس خطبہ میں معاملاتِ زندگی، حقوق باہمی، آدابِ معاشرت، حسنِ سلوک اور رواداری کے جو اصول پیش کئے گئے ہیں وہ اپنی نظیر آپ ہیں۔ خطبہ کا ہر لفظ اور ہر جملہ، ساری انسانیت کے لئے مشعلِ راہ ہے۔



سید سلیمان ندوی

تخلیق کار: سید سلیمان ندوی ریاست بہار کے پٹنہ ضلع کے ایک چھوٹے سے گاؤں ''دسنہ'' میں 1884ء کو پیدا ہوئے۔ وہ ایک جید عالم، مؤرخ اور محقق ہونے کے علاوہ ایک بلند پایہ نقاد بھی تھے۔ علامہ شبلیؒ کے شاگرد تھے، شبلیؒ کی لکھی ہوئی تصنیف ''سیرت النبی'' کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ سید سلیمان ندوی کا طرزِ تحریر سادہ اور دلکش ہے، رسالہ **معارف**، اعظم گڈھ کے برسوں ایڈیٹر رہے۔ تقسیمِ ہند کے بعد پاکستان چلے گئے اور وہیں 1953ء میں انتقال کیا۔ ارض القرآن، رحمتِ عالم، حیاتِ شبلی، خطباتِ مدراس، نقوشِ سلیمانی اور سیرتِ عائشہؓ آپ کی یادگار تصانیف ہیں۔

© NCERT NOT TO BE REPUBLISHED

ذیقعدہ 10 ھ میں ہر طرف منادی ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سال حج کے ارادے سے مکہ معظّمہ تشریف لے جائیں گے۔ یہ خبر دفعتاً پورے عرب میں پھیل گئی اور سارا عرب ساتھ چلنے کے لئے اُمنڈ آیا، ذیقعدہ کی 26/تاریخ کو آپؐ نے غسل فرمایا اور چادر تہمد باندھی اور ظہر کی نماز کے بعد مدینے سے باہر نکلے۔ مدینے سے چھ میل پر 'ذوالحلیفہ' کے مقام پر رات گزاری اور دوسرے دن دوبارہ غسل فرما کر دو رکعت نماز ادا کی اور احرام باندھ کر 'قصوا' نامی اونٹنی پر سوار ہوئے۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے نظر اٹھا کے دیکھا تو آگے پیچھے، دائیں بائیں جہاں تک نظر کام کرتی تھی آدمیوں کا جنگل نظر آتا تھا۔ جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لبیک فرماتے تو یہی نعرہ بلند ہوتا تھا اور دفعتاً پہاڑوں کی چوٹیاں اس کی جوابی آواز سے گونج اٹھتیں۔ اس طرح منزل بہ منزل آپؐ آگے بڑھتے چلے یہاں تک کہ ذی الحجہ کی 5، تاریخ کو مکہ میں داخل ہوئے۔ کعبہ نظر آیا تو فرمایا، اے خدا! اس گھر کو عزت اور شرف دے۔ کعبہ کا طواف کیا، اور 'مقامِ ابراہیمؑ' میں کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کی اور 'صفا' کی پہاڑی پر چڑھ کر فرمایا:۔

''خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی اور اسی کی حمد ہے۔ وہی مارتا اور جِلاتا ہے۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، کوئی خدا نہیں مگر وہی اکیلا خدا، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے سارے جتھوں کو شکست دی''

عمرے سے فارغ ہو کر آپؐ نے دوسرے صحابیوں کو احرام کھول دینے کی ہدایت فرمائی۔ اسی وقت حضرت علیؓ مرتضیٰ یمنی حاجیوں کے ساتھ مکہ پہنچے۔ جمعرات کے روز آٹھویں ذی الحجہ کو آپؐ نے سارے مسلمانوں کے ساتھ 'منیٰ' میں قیام فرمایا۔ دوسرے دن نویں ذی الحجہ کو صبح کی نماز پڑھ کر 'منیٰ' سے روانہ ہوئے۔ عام مسلمانوں کے ساتھ 'عرفات' آ کر ٹھہرے، دوپہر ڈھل گئی تو 'قصوا' پر سوار ہو کر میدان میں آئے اور اسی اونٹنی پر بیٹھے بیٹھے حج کا خطبہ دیا۔ آج پہلا دن تھا کہ اسلام اپنے جاہ وجلال کے ساتھ نمودار ہوا اور جاہلیت کے سارے بے ہودہ مراسم مٹا دئے گئے، آپؐ نے فرمایا:

''ہاں! جاہلیت کے سارے دستور اور رسم ورواج میرے دونوں پاؤں کے نیچے ہیں۔ جاہلیت کے سارے خون کے بدلے ختم کر دیئے گئے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کے انتقامی خون کے بدلہ لینے کا حق چھوڑتا ہوں (یعنی دشمن کو معاف کرتا ہوں) جاہلیت کے سود مٹاتا ہوں۔ وہ اپنے خاندان کا یعنی عباسؓ بن عبدالمطلب کا ہے۔''

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

تمام عرب میں سودی کاروبار کا ایک جال بچھا تھا جس سے عرب کے غریب مزدور اور کاشت کار یہودی مہاجنوں اور عرب سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں پھنسے تھے اور ہمیشہ کے لئے وہ ان کے غلام ہو جاتے تھے۔ آج اس جال کا تار تار الگ کیا جاتا ہے اور اس کے لئے بھی سب سے پہلے اپنے خاندان کا نمونہ پیش کیا جا رہا ہے۔

نیز فرمایا: ''عورتوں کے معاملے میں خدا سے ڈرو، تمھارا حق عورتوں پر ہے، اور عورتوں کا تم پر ہے۔ اپنے غلاموں کے حق میں انصاف کرو۔ جو خود کھاؤ وہ ان کو کھلاؤ۔ اور جو خود پہنو وہ ان کو پہناؤ۔ آپس میں تمھاری جان اور تمھارا مال ایک دوسرے کے لئے قیامت تک اتنا ہی عزت کے قابل ہے جتنا آج کا دن اس پاک مہینے میں اور اس پاک شہر میں۔''

عرب میں امن وامان نہ تھا، جان و مال کی کوئی قیمت نہ تھی اس لئے امن وسلامتی کا بادشاہ ساری دنیا کو صلح کا پیغام دیتا ہے۔

''ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں۔''

''ہاں! کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی بڑائی نہیں۔ تم سب ایک آدم کے بیٹے ہو اور آدم مٹی سے بنا تھا۔''

''میں تم میں ایک چیز چھوڑ جاتا ہوں۔ اگر تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا تو پھر کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ خدا کی کتاب ہے۔''

(یہ فرما کر آپؐ نے مجمع کی طرف خطاب کیا) ''تم سے خدا کے ہاں، میری نسبت پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟''

ایک لاکھ زبانوں نے ایک ساتھ گواہی دی: "ہم کہیں گے کہ آپؐ نے خدا کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا۔" یہ سن کر آپؐ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور تین بار فرمایا: ''اے خدا تو گواہ رہ۔''

عین اس وقت جب آپؐ نبوت کا یہ آخری فرض ادا کر رہے تھے، (قرآن کی آیت نازل ہوئی) جس کا ترجمہ یہ ہے۔ **''آج میں نے تمھارے لئے تمھارے دین کو پورا کر دیا، اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی۔ اور تمھارے لئے اسلام کے دین کو چن لیا۔''**

خطبہ سے فارغ ہوئے تو حضرت بلالؓ نے اذاں دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا فرمائی۔ نماز سے فارغ ہو کر ناقہ پر سوار مسلمانوں کے ساتھ موقف تشریف لائے۔ اور وہاں کھڑے

@KTRS NOT TO BE REPUBLISHED

ہوکر دیر تک قبلے کی طرف منہ کئے ہوئے دعاوزاری میں مصروف رہے۔ جب آفتاب ڈوبنے لگا تو چلنے کی تیاری کی۔ دفعتاً ایک لاکھ آدمیوں کے سمندر میں تلاطم برپا ہوگیا۔ آپؐ آگے بڑھتے جاتے تھے اور ہاتھ سے اشارہ کرتے، زبان سے فرماتے جاتے تھے۔ ''لوگو! امن اور سکون کے ساتھ، لوگو! امن اور سکون کے ساتھ۔'' مغرب کا وقت تنگ ہورہا تھا کہ سارا قافلہ 'مزدلفہ' کے مقام پر پہنچا۔ یہاں پہلے مغرب، پھر عشاء کی نماز ادا ہوئی۔ صبح سویرے فجر کی نماز پڑھ کر کنکریاں پھینکیں اور لوگوں سے خطاب کرکے فرمایا:

''مذہب میں خدا کی مقرر کی ہوئی حد سے آگے نہ بڑھنا، تم سے پہلی قومیں اسی سے برباد ہوئیں'' ''حج کے مسئلے سیکھ لو، میں نہیں جانتا کہ پھر حج کرسکوں گا۔''

یہاں سے نکل کر آپؐ 'مِنیٰ' میں تشریف لائے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناقہ پر سوار تھے۔ آپؐ نے آنکھیں اُٹھا کر اس عظیم الشان مجمع کو دیکھا تو نبوت کے 23 رسال کے کارنامے نگاہوں کے سامنے تھے۔ زمین سے آسمان تک قبول اور اعتراف کا نور پھیلا تھا۔ اب ایک نئی شریعت، ایک نئے نظام اور ایک نئے عہد کا آغاز تھا۔ اسی عالم میں محمدؐ کی زبان سے یہ فقرے ادا ہوئے۔

''ہاں! اللہ نے آسمان اور زمین کو جب پیدا کیا تھا آج زمانہ پھر پھرا کر اسی فطرت پر آ گیا۔ تمھاری جانیں اور تمھاری ملکیتیں آپس میں ایک دوسرے کے لئے ویسی ہی عزت کے قابل ہیں جیسے آج کا دن، اس عزت کے مہینے میں اور اس عزت والی آبادی میں، ہاں دیکھنا! میرے بعد گمراہ نہ ہوجانا کہ خود ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ تم کو خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمھارے کاموں کی بابت پوچھے گا، اگر تم پر ایک کالا نکٹا غلام بھی سردار بنا دیا جائے جو تم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اس کا کہا ماننا۔ اپنے پروردگار کی پرستش کرنا، پانچوں وقتوں کی نمازیں پڑھنا، رمضان کے مہینے کا روزہ رکھنا اور میرے حکموں کو ماننا۔ تم اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہوگے۔''

''ہاں! اب شیطان اس سے ناامید ہوگیا کہ تمہارے اس شہر میں اس کی پرستش پھر کبھی ہوگی۔ ہاں! چھوٹی چھوٹی باتوں میں اس کے کہنے میں آجاؤ گے اور وہ اسی سے خوش ہوگا۔''

یہ کہہ کر آپؐ نے مجمع کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: ''کیا میں نے اپنا پیغام پہنچا دیا؟'' ہر طرف سے آوازیں آنے لگیں۔'' ہاں! بے شک۔ فرمایا: ''خداوندا گواہ رہنا۔'' یہ کہہ کر ارشاد فرمایا: ''جو یہاں موجود ہے وہ اس

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

پیغام کو اس تک پہنچا دے جو یہاں نہیں۔ یہ گویا تبلیغ کا وہ فریضہ تھا جو ہر مسلمان کی زندگی کا جز ہے۔ ان سب کے بعد آپؐ نے تمام مسلمانوں کو الوداع کہا۔'' حج کے دوسرے کاموں سے فرصت کر کے 14 رذی الحجہ کو فجر کی نماز خانۂ کعبہ میں پڑھ کر سارا قافلہ اپنے اپنے مقام کو روانہ ہو گیا۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے جھرمٹ میں مدینہ کی راہ لی۔

فرہنگ:

I (الف) الفاظ و معانی:

احرام = (ع۔مث) عمرہ اور حج کا لباس یعنی حج کے موقعہ پر بغیر سلے پہنے جانے والے کپڑے

انتقام = (ع۔مذ) بدلہ، عوض تلاطم = (ع۔مذ) لہر، طوفان، جوش

تہمد = (ار۔مذ) لنگی، تہبند جتھ = (ہ۔مذ) جتھا، گروہ، جماعت، فرقہ

جمرہ = (ع۔مذ) وہ جگہ جہاں شیطان نے حضرت ابراہیمؑ کو بہکایا تھا۔

حجۃ الوداع = (ع۔مذ) آخری حج

شریعت = (ع۔مث) اسلامی قانون، طریقہ، اصول

طواف = (ع۔مذ) کسی چیز کے اردگرد گھومنا، کسی مقدس مقام کے گرد چکر لگانا۔

عجم = (ع۔مذ) عرب کے سوا باقی ممالک (مراد ایران)

قصوا = (ع۔مث) اونٹنی کا نام دستور = (ع۔مذ) ڈھنگ، قاعدہ، رسم

مُزدلفہ = (ع۔مذ) منیٰ اور عرفات کے درمیان واقع ایک مقام

مِنیٰ = (ع۔مذ) مکہ سے 6 کلومیٹر پر واقع ایک مقام کا نام

ناقہ = (ع۔مث) اونٹنی قافلہ = (ع۔مذ) کارواں، جماعت

(ب) مترادفات:

1) بندہ = غلام 2) بدلہ = انتقام 3) خون = لہو 4) خانہ = گھر 6) مہینہ = ماہ

(ج) اضداد:

آغاز x انجام دعا x بددعا آقا x غلام امن x جنگ

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

II (الف) درجِ ذیل سوالات کے جوابات ایک جملہ میں لکھئے۔

۱) کس مقام پر حضورؐ نے صحابہؓ سے خطاب فرمایا؟

۲) حضورؐ نے کس ناقہ پر سوار ہوکر حج ادا کیا؟

۳) حضورؐ کس تاریخ کو حج کے لئے روانہ ہوئے؟

۴) حجۃ الوداع کے موقعہ پر مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟

۵) مزدلفہ میں قیام کے دوران حضورؐ نے کون کونسی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں؟

۶) حضورؐ نے عورتوں کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

۷) خطبۂ حجۃ الوداع کے بعد کس صحابیؓ نے اذاں دی؟

(ب) درجِ ذیل سوالات کے جوابات دو تین جملوں میں لکھئے۔

۸) نویں ذی الحجہ کو عازمینِ حج نے کیا کیا؟

۹) غلام اور خدام کے حسنِ سلوک کے بارے میں آپؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

۱۰) امراء اور حکام کی فرماں برداری کے بارے میں حضورؐ کا کیا حکم ہے؟

۱۱) ایامِ جاہلیت کے رسم و رواج کے تعلق سے حضورؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

(ج) درجِ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھئے۔

۱۲) حجۃ الوداع کے موقعہ پر دئے گئے خطبہ میں حضورؐ نے حسنِ معاشرت سے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

۱۳) حضورؐ نے حجۃ الوداع کی تیاریاں کس طرح کیں؟

III (الف) مندرجہ ذیل جملوں کی بحوالہ متن وضاحت کیجئے۔

۱۴) ''ہم کہیں گے کہ آپؐ نے خدا کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا۔''

۱۵) ''اے خدا تو گواہ رہ۔''

۱۶) ''کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی بڑائی نہیں۔''

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

۱۷) ''لوگو! امن وسکون کے ساتھ، لوگو! امن وسکون کے ساتھ۔''

۱۸) ''جو یہاں موجود ہے وہ اس پیغام کو اس تک پہنچا دے جو یہاں نہیں۔''

(ب) جمع لکھئے۔

1) حکم　　2) وقت

3) مقام　　4) منزل　　5) خطبہ

(ج) ان ذو معنی الفاظ کا معنوی فرق لکھئے۔

1) عَہد، عَہد

2) ماہ، ماہ

3) حق، حق

4) مہر، مہر

(د) مندرجہ ذیل غیر منقوط عبارت کو پڑھئے اور خط کشیدہ لفظوں کے ہم معنی منقوط لفظ لکھئے۔

''رسولؐ اللہ لوگوں سے ہم کلام ہوئے اور کہا ''محمد ہوں، ماحی ہوں، احمد ہوں، اس دَور کے اہل علم سے لوگوں کو معلوم ہوا ہے کہ اک رسول مکہ مکرمہ کی وادی سے آئے گا اور اس کا اسمِ محمد ہوگا۔ اسی طمع کے لئے اس دور کے کئی لڑکوں کے اسمِ محمد رکھے گئے۔'' (مصنف ولی رازی)

(ھ) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھئے۔

(1) مزدلفہ : ایک مقام کا نام :: قصوا : .....

(2) آغاز : انجام :: آقا : .....

(3) صحابی : صحابہ :: آیت : .....

(4) مکّہ سے مدینہ ہجرت کرنے والے: مہاجرین :: مدینہ کے باشندے : .....

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

قواعد

۱) رات گزاری۔

۲) منادی ہوئی۔

۳) نماز ادا کی اور قصوا اونٹنی پر سوار ہوئے۔

۴) خدا کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا۔

مذکورہ مثالیں، الفاظ کے مجموعے ہیں، ہر مثال الفاظ کا ایسا مجموعہ ہے جس سے بات پوری طرح سمجھ میں آ رہی ہے، لہٰذا ''الفاظ کا ایسا مجموعہ جس سے پوری طرح بات سمجھ میں آ جائے جملہ کہلاتا ہے''۔

اوپر دی گئی مثالوں سے معلوم ہوا کہ پہلے دو جملے ایک جیسے ہیں، جو مفرد جملے کہلاتے ہیں۔ تیسرا اور چوتھا جملہ دو، دو جملوں کو ملا کر بنایا گیا ہے وہ مرکب جملہ کہلاتا ہے۔ لہٰذا صورت کے لحاظ سے جملے کی دو قسمیں ہیں۔ یعنی

۱) مفرد جملہ

۲) مرکب جملہ

1) مفرد جملہ وہ جملہ ہے، جو ایک ہی مسند اور مسند الیہ سے بنا ہو۔ جیسے:

۱) رات گزاری

۲) منادی ہوئی

2) مرکب جملہ وہ جملہ ہے جو دو مفرد جملوں سے بنا ہو۔ جیسے:

۱) نماز ادا کی اور قصوا اونٹنی پر سوار ہوئے۔

۲) خدا کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا۔

(مسند یا خبر: جملے کا وہ حصّہ جس میں کسی شخص یا چیز کے بارے میں کہا جائے وہ مسند یا خبر کہلاتا ہے)
(مسند الیہ یا مبتداء: جملے کا وہ حصّہ جس میں کسی شخص یا چیز کا ذکر ہو وہ مسند الیہ یا مبتداء کہلاتا ہے)

@KEBS NOT TO BE REPUBLISHED

درج ذیل ہر سوال کے لئے چار متبادل دئے گئے ہیں، ان میں سے سب سے مناسب جواب چن کر لکھئے:

(1) الفاظ کا مجموعہ جس سے پوری بات سمجھ میں آ جائے کہلاتا ہے۔

(الف) جملہ (ب) مجموعہ کلام

(ج) مجموعہ الفاظ (د) محاورہ

(2) ''رات گزاری'' یہ جملہ مفرد جملہ کہلاتا ہے، کیونکہ

(الف) اس میں صرف دو الفاظ ہیں (ب) ''رات'' واحد ہے

(ج) اس میں صرف ایک مسند اور ایک مسند الیہ ہے (د) مختصر بات کہی گئی ہے

(3) صورت کے لحاظ سے جملہ کی دو قسمیں یہ ہیں۔

(الف) جملہ ءفعلیہ اور جملہ ءاسمیہ

(ب) جملہ ءانشائیہ اور جملہ ءاسمیہ

(ج) جملہ ءمرکب اور جملہ ءفعلیہ

(د) جملہ ءمفرد اور جملہ ءمرکب

(4) ''خدا کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا۔'' یہ مرکب جملہ کہلاتا ہے، کیونکہ

(الف) اس میں ایک مسند اور ایک مسند الیہ ہے۔

(ب) اس میں بہت سے الفاظ ہیں۔

(ج) یہ طویل جملہ ہے۔

(د) یہ دو مفرد جملوں سے بنا ہے۔

(5) اِن میں مرکب جملہ ہے۔

(الف) ''عورتوں کے معاملے میں خدا سے ڈرو۔''

(ب) ''تمھارا حق عورتوں پر ہے، اور عورتوں کا تم پر ہے۔''

(ج) ''اپنے غلاموں کے حق میں انصاف کرو۔'' (د) ''جو خود کھاؤ وہ اُن کو کھلاؤ۔''

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سرگرمی:

☆ حضورؐ نے خطبۂ حجۃ الوداع میں جو نصیحتیں فرمائی ہیں انھیں اپنے الفاظ میں لکھئے۔

☆ خطبۂ جمعہ، ودیگر دینی جلسوں میں سنے ہوئے وعظ، نصیحت اور تقاریر کو اپنے الفاظ میں لکھ کر ہم جماعت ساتھیوں کو سنایئے۔

اضافی معلومات:

لُغت سے دوستی: لُغت الفاظ کے صحیح استعمال کا ذریعہ ہے۔ لُغت یعنی فرہنگ جسے انگریزی میں "Dictionary" کہتے ہیں۔ اس میں الفاظ سے متعلق مختلف تفصیلات دی جاتی ہیں۔ اس میں الفاظ کے معنی ہی درج نہیں ہوتے بلکہ محاوروں اور کہاوتوں کے معنی تلفظ اوران کے ماخذ کی تفصیل دی جاتی ہے۔ جیسے (ع=عربی، ف= فارسی، س= سنسکرت، ت= ترکی،) تلفظ کی ادائیگی کا طریقہ اور قواعد کے اعتبار سے اس کی تفصیل بتائی جاتی ہے جیسے لفظ ''کتاب'' ہے۔



کتاب = (کِ۔تا۔ب۔)(ع۔ا۔مث) پہلے قوسین میں لفظ کا تلفظ ہوتا ہے، دوسرے قوسین میں لفظ کی تفصیل درج ہوتی ہے۔ جیسے ع سے مراد عربی، الف، سے مراد اسم اور مث سے مؤنث، اور مذ، سے مذکر مراد ہے، لُغت میں الفاظ کو حروفِ تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا جاتا ہے۔ اسم کے علاوہ صفت کا ذکر ہوتا ہے اور اس کی تفصیل اپنے استاد سے معلوم کیجئے۔ اس سبق کے الفاظ لُغت کے اعتبار سے دیئے گئے ہیں اس پر غور کیجئے۔

☆☆☆

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سبق:3

نعت





تخلیق: وہ نظم جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور سیرت کی تعریف وتوصیف ہو، وہ نعت کہلاتی ہے۔اس صنف کا تعلق حب رسولؐ سے ہوتا ہے۔شاعر نعت میں سرورِ کائنات محمدؐ کے اوصافِ حمیدہ اور معجزات کا ذکر کرتا ہے۔

تخلیق کار: نام منظور حسین قادری، اور قلمی نام ماہر القادری، 1906ء میں ضلع کیسر کلاں بلند شہر یوپی میں پیدا ہوئے۔تلاش معاش کی خاطر حیدرآباد کا رُخ کیا پھر پاکستان منتقل ہوئے اور وہیں 1978ء میں انتقال ہوا۔وہ بچپن ہی سے شعر گوئی کی جانب مائل رہے۔حیدرآباد کے ادبی ماحول اور مشاہیر کی صحبتوں نے ان کی شخصیت میں چار چاند لگائے۔اسی زمانے میں انھوں نے مشہور ومقبول نعتیہ نظم ''ظہورِ قدسی'' (سلام اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دست گیری کی) لکھی۔سلاست، فکر کی بلند پروازی اور چست تراکیب ان کے کلام کا جوہر ہیں۔ شاعری کے علاوہ ان کے بے لاگ تبصرے ادبی طبقے میں مقبول ہیں۔انھوں نے ایک عرصے تک ماہنامہ ''فاران'' کی ادارت کا فریضہ بھی نبھایا۔اس کے علاوہ ''جذباتِ ماہر''، ''محسوساتِ ماہر'' اور ''ذکرِ جمیل'' اُن کے مجموعے کلام ہیں۔ ماہر القادری

کچھ کفر نے فتنے پھیلائے، کچھ ظلم نے شعلے بھڑکائے
سینوں میں عداوت جاگ اٹھی، انسان سے انساں ٹکرائے

پامال کیا برباد کیا، کمزور کو طاقت والوں نے
جب ظلم وستم حد سے گذرے تشریف محمدؐ لے آئے

© KBS NOT TO BE REPUBLISHED

رحمت کی گھٹائیں لہرائیں، دنیا کی امیدیں بر آئیں
اِکرام و عطا کی بارش کی، اخلاق کے موتی برسائے

تہذیب کی شمعیں روشن کیں، اونٹوں کے چَرانے والوں نے
کانٹوں کو گلوں کی قسمت دی، ذرّوں کے مقدر چمکائے

اللہ سے رشتے کو جوڑا ، باطل کے طلسموں کو توڑا
خود وقت کے دھارے کو موڑا ، طوفاں میں سفینے تیرائے

تلوار بھی دی قرآں بھی دیا، دنیا بھی عطا کی، عقبیٰ بھی
مرنے کو شہادت فرمایا، جینے کے طریقے سمجھائے

عورت کو حیا کی چادر دی، غیرت کا غازہ بھی بخشا
شیشوں میں نزاکت پیدا کی، کردار کے جوہر چمکائے

توحید کا دھارا رک نہ سکا، اسلام کا پرچم جھک نہ سکا
کفار بہت کچھ جھنجھلائے، شیطاں نے ہزاروں بل کھائے

اے نامِ محمدؐ صلی علیٰ، ماہرؔ کے لئے تُو سب کچھ ہے
ہونٹوں پہ تبسم بھی آیا ، آنکھوں میں بھی آنسو بھر آئے

NOT TO BE REPUBLISHED © KTBS

فرہنگ:

I الفاظ ومعانی:

اکرام = (ع۔ا۔مذ) بخشش، کرم کی جمع
باطل = (صف) جھوٹ، غلط
پامال = (صف) تباہ وبرباد
پرچم = (ا۔مذ) پھریرا، جھنڈا

جوہر	= (ا۔مذ) ہنر، کمال	رحمت	= (ا۔مذ) کرم، مہربانی
سفینہ	= (ا۔مذ) کشتی	شہادت	= (ا۔مث) گواہی، راہِ خدا میں شہید ہونا
طلسم	= (ا۔مذ) جادو، سحر	عداوت	= (ا۔مث) دشمنی
عقبیٰ	= (ا۔مث) آخرت	غازہ	= (ا۔مذ) اُبٹن، خوشبودار پاؤڈر
غیرت	= (ا۔مث) لحاظ، شرم، حیا	فتنہ	= (ا۔مذ) فساد

II(الف) درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھئے۔

۱) سینے میں نفرت کے بھڑکنے کا انجام کیا ہوتا ہے؟
۲) طاقت والوں نے کمزوروں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟
۳) اونٹوں کو چرانے والوں سے کون مراد ہیں؟
۴) حضورؐ کی آمد سے عورتوں کی حالت میں کیا تبدیلی آئی؟
۵) شیطان کے بل کھانے کی کیا وجہ تھی؟
۶) حضورؐ نے ''مرنے'' سے متعلق کیا فرمایا؟
۷) اخلاق کے موتی کس نے برسائے؟

(ب) درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھئے۔

۸) آپؐ کی آمد سے قبل دنیا کا کیا عالم تھا؟
۹) ہم پر حضورؐ کی کیا کیا عطائیں ہیں؟
۱۰) حضورؐ کا نام آتے ہی شاعر کیسا محسوس کرتا ہے؟

III(الف) اشعار کی تشریح کیجئے۔

۱۱) تہذیب کی شمعیں روشن کیں، اونٹوں کے چَرانے والوں نے
کانٹوں کو گلوں کی قسمت دی، ذروں کے مقدر چمکائے
۱۲) تلوار بھی دی، قرآں بھی دیا، دُنیا بھی عطا کی، عقبیٰ بھی
مرنے کو شہادت فرمایا، جینے کے طریقے سمجھائے
۱۳) عورت کو حیا کی چادر دی، غیرت کا غازہ بھی بخشا
شیشوں میں نزاکت پیدا کی، کردار کے جوہر چمکائے

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

(ب) جمع بنائیے۔

عِلم، کافر، کرم، ظلم، جوہر

(ج) ان تراکیب کو نعت کے حوالے سے مکمل کیجئے۔

رحمت کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔، اکرام وعطا کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔، اخلاق کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،

تہذیب کی۔۔۔۔۔۔۔۔، ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔، حیا کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،

غیرت کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔، کردار کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔، توحید کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،

(د) مصرعوں میں خط کشیدہ الفاظ کے مترادفات لکھئے۔

۱۴) سینوں میں عداوت جاگ اٹھی، انسان سے انساں ٹکرائے

۱۵) رحمت کی گھٹائیں لہرائیں، دُنیا کی امیدیں بر آئیں

۱۶) خود وقت کے دھارے کو موڑا، طوفاں میں سفینے تیرائے

۱۷) توحید کا دھارا رُک نہ سکا، اسلام کا پرچم جھک نہ سکا

(ھ) اس نعت کے ابتدائی چار اشعار یاد کیجئے۔

اضافی معلومات۔

جاگ۔ بھاگ ذرّوں۔درّوں موڑا۔توڑا عطا۔خطا رُک۔جھک

مذکورہ الفاظ کی جوڑیاں ہم وزن ہیں۔ہم وزن الفاظ کو قوافی کہتے ہیں۔قوافی قافیے کی جمع ہے عموماً قافیے مصرعوں کے آخر میں آتے ہیں۔مگر شاعر کبھی کبھی مصرعوں کے درمیان قافیوں اور وقفوں کا استعمال کرتا ہے۔شعر کی صحیح قرأت اور اس کا تاثر قائم رکھنے کے لیے وقفوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ذیل میں اندرونی قافیوں اور وقفوں کی مثالیں دی گئی ہیں ان اشعار کو صحیح انداز سے پڑھئے۔

☆ کچھ کفر نے فتنے پھیلائے، کچھ ظلم نے شعلے بھڑکائے

سینوں میں عداوت جاگ اٹھی، انسان سے انساں ٹکرائے

☆ تلوار بھی دی، قرآں بھی دیا، دُنیا بھی عطا کی، عقبیٰ بھی

مرنے کو شہادت فرمایا، جینے کے طریقے سمجھائے

سرگرمی: (الف) اس نعت میں موجود قافیوں کی فہرست بنائیے۔

(ب) نعتوں کی بیاض تیار کیجئے۔

☆☆☆

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

سبق:4



بدایوں کے شام وسحر

ادا جعفری

تخلیق: خودنوشت سوانح ایک نثری صنف ہے۔جس کے معنی اپنی سوانح یعنی زندگی کے حالات لکھنا ہے۔ چند ہستیوں کی زندگی عام ڈگر سے ہٹ کر ہوتی ہے۔ان کی زندگی کے حالات، ان کی کامیابی، ان کی ناکامیاں دوسروں سے مختلف ہوتی ہیں۔سوانح نگار زندگی کے واقعات میں سب کو شریک کرنے کا خواہش مند ہوتا ہے، اس کی یہی خواہش سوانح لکھنے کا محرک بنتی ہے۔وہ ان واقعات کو نہایت دل چسپ انداز میں بیان کرتا ہے۔

خودنوشت سوانح یادوں کا ایک البم ہوتی ہے جس کے مطالعہ سے قاری بھی لطف اندوز ہوتا ہے۔جوش کی **''یادوں کی برات''** قرۃ العین حیدر کی **''کار جہاں دراز ہے''** اور ممتاز مفتی کی **''علی پور کا ایلی''** اردو کی مشہور خودنوشت سوانح ہیں۔یہ اقتباس ادا جعفری کی خودنوشت سوانح **''جو رہی سو بے خبری رہی''** سے ماخوذ ہے جس میں ان کے بچپن، ان کے خاندانی حالات، ان کی تربیت اور اس زمانے کی مخصوص تہذیب کا ذکر ہے۔

تخلیق کار: ادا جعفری کی ولادت، بدایوں شہر میں، 22 اگست 1926ء کو ہوئی ان کا نام عزیز جہاں ہے اور وہ ادا تخلص کرتی ہیں۔ادبی دنیا میں وہ ادا جعفری کے نام سے مشہور ہیں۔بدایوں ان کا آبائی وطن ہے، شادی کے بعد وہ کراچی منتقل ہوئیں۔24 برس کی عمر میں ان کا پہلا شعری مجموعہ ''میں ساز ڈھونڈتی رہی'' کے نام سے شائع ہوا۔اس کے بعد ان کے تین شعری مجموعے: ''غزالاں تم تو واقف ہو'' ''شہرِ سخن بہانہ ہے'' اور ''شہر درد'' منظر عام پر آئے۔ وہ اُردو کی مقبول شاعرہ کے علاوہ اچھی نثر نگار بھی ہیں۔آپ کا انتقال 12 مارچ 2015ء کو کراچی میں ہوا۔

غالباً 82ء تھا جب میں نے جیلانی بانو سے خاص طور پر بدایوں کی خیریت دریافت کی۔یوں تو ہندوستان سے آنے والے ہر مہمان کے ساتھ بدایوں کی خوشبو آ ہی جاتی ہے لیکن ان کا آبائی وطن بدایوں ہے۔اُن کے بزرگوں نے حیدرآباد دکن میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

معلوم ہوا کہ دستور ساز زمانہ کے خلاف یہی شہر وقت کے ساتھ بڑھنے اور پھیلنے نکھرنے کی بجائے اپنے ہی حدود میں کچھ اور سمٹ کر رہ گیا ہے۔میرا خیال تھا کہ بدایوں اب تک ایک خوبصورت صنعتی شہر کا درجہ تو حاصل کر ہی چکا ہوگا۔اجالے ہی اجالے ہوں گے۔دکھ ہوا کہ وہ تو اور بھی دھندلا گیا ہے۔شاید اس شہر کا مزاج اس کا سبب رہا ہو۔

NOT TO BE REPUBLISHED © KVRC

جو بدایوں میں نے دیکھا اور جتنا بھی دیکھا اس میں قدامت پسندی تھی۔ بے لچک اصولوں کی پابندی تھی اور ایک طرح کی بے ساختہ سی خود ساختگی۔ ورنہ یہ شہر ہے جو ایک زمانے میں ثقافت کا مرکز رہا تھا۔ اس کی خاک سُرمۂ چشمِ بصیرت تھی۔ اب جو اس کی رونقیں بڑھنے کے بجائے گھٹیں تو اس کا تو ایک سبب اس کے مذہبی پس منظر کا گہرا رنگ بھی رہا ہوگا۔ پرانے لوگ گھروں کو چھوڑ کر چلے گئے اور نئے آنے والوں کے لئے یہ ماحول نامانوس تھا۔ یہاں رہنے بسنے میں ان کے لئے کوئی کشش نہیں تھی۔

میں ایک بار 49ء میں اور دوسری بار 55ء میں یا 56ء میں ہندوستان گئی تھی۔ دہلی، لکھنؤ، آگرہ اور بدایوں۔ اس کے بعد سے آج تک باوجود دعوت ناموں کے نہیں گئی۔ ہندوستان کے کسی بھی شہر جاؤں اور بدایوں نہ جاؤں گوارا نہیں اور ایک بار پھر خوبصورت یادوں کو مجروح، سسکتا ہوا دیکھنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ میں جب گئی ہوں اس وقت تک وہ گھر موجود تھا لیکن اس گھر کے مکین وہاں نہیں تھے۔ صرف دیوان خانے میں چند رشتہ دار رہ گئے تھے۔ اب تو وہ رشتہ دار بھی نہیں رہے اور وہ گھر بھی نہیں رہا۔ کسی نے بتایا کہ جس جگہ بڑی حویلی تھی وہاں اب کئی فلیٹ تعمیر ہو چکے ہیں۔ چلتے وقت دیواروں پر ہاتھ کا لمس چھوڑا تھا وہ بھی نہیں رہا تو اب کس کے پاس جاؤں۔

ماضی کا دَور کتنی ہی دشواریوں میں گزرا ہو کتنی ہی محرومیاں اور مجبوریاں اس وقت مقدر بن گئی ہوں، یادوں کے آئینے میں سجی ہوئی ہر تصویر حسین بھی ہو جاتی ہے اور عزیز بھی۔ اب کبھی بڑی حویلی کا ذکر آ جائے تو محبتوں کی پھوار میں بھیگ جاتی ہوں۔ وہ محبتیں جو اس وقت بھی بہت قیمتی تھیں، آج اور بیش قیمت معلوم ہوتی ہیں۔ ساری پابندیاں جن پر دل دُکھا کرتا تھا بے حقیقت نظر آتی ہیں۔ وہ شب و روز جن سے اس زمانے میں شکایتیں بھی ہوئیں آج اتنی دور سے دیکھتی ہوں تو دل کشا اور دلربا نظر آتے ہیں۔ ؎

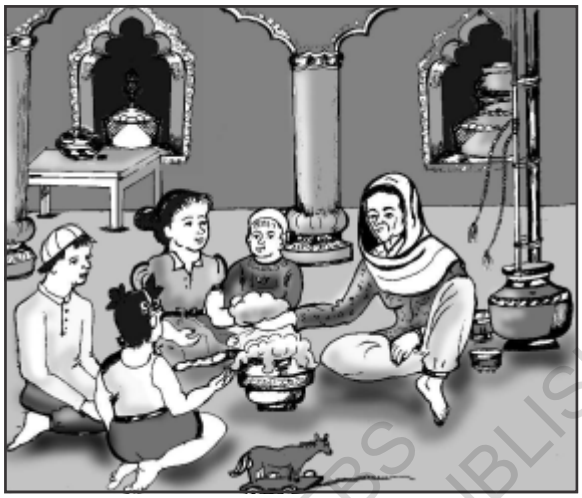
وہ روز و شب بھی کہ جن سے شکایتیں تھیں بہت
اب اتنی دور سے دیکھا تو دل کشا ٹھہرے

بڑی حویلی کے دیوٹ پر ایک دیا اور بھی تھا۔ وہ ہماری امّاں تھیں۔ گھر کے چھوٹے بڑے سب انھیں امّاں کہتے تھے۔ مجھے یاد نہیں امّی نے کبھی اپنے بچوں پر غصہ کیا ہو۔ لیکن امّاں کی ڈانٹ ہم سب نے کھائی ہے۔ نابینا تھیں لیکن بڑی آن بان سے رہتیں۔ کہنے کو وہ ملازمہ تھیں مگر تمام نوکروں اور سب بچوں پر ان کا حکم چلتا تھا۔ خاص طور پر بچّوں کی تربیت وہ اپنا بہت بڑا فرض سمجھتی تھیں۔ انھوں نے میری والدہ کی پرورش کی تھی۔ پوری زندگی اسی ایک چوکھٹ پر گزار دی۔ اب بڑھاپے میں ان کا ہر طرح سے خیال رکھنا ہی نہیں، ادب کرنا بھی ہم پر لازم تھا۔

سانولا رنگ ''دبلی پتلی، ہڈیوں پر کھال چپکی ہوئی کبھی لانبا قد رہا ہوگا مگر جب سے میں نے دیکھا لاٹھی کے

© CTRS NOT TO BE REPUBLISHED

سہارے جھک کر چلتی تھیں۔ عمر میں اس خاندان کے ہر فرد سے بڑی تھیں اور اپنی اس بڑائی سے بخوبی واقف۔ وہ کچھ بھی کہہ دیں گھر میں ایسا کوئی نہیں تھا جو پلٹ کر انھیں جواب دے۔ تنخواہ ہر مہینے بڑے طنطنے سے وصول بلکہ قبول کرتیں۔



امّی کو بٹیا کہتیں تھیں۔ ان کی تنبیہہ سے بچنا امّی کے لئے بھی مشکل تھا۔ نوکرانیاں ان سے ڈری سہمی رہتی تھیں لیکن بچّے کسی نہ کسی طرح حساب چکاتے رہتے۔ کبھی ان کی لاٹھی چھپادی، کبھی بڑوں کی آنکھ بچا کر ان کی گٹھری پوٹلی کھول دی۔ ہماری شرارتیں ٹال بھی جاتیں لیکن ہمارا ایک قصور ایسا تھا جو نا قابلِ درگزر رہی رہا۔ سردیوں کے موسم میں وہ اپنے بیٹے سے گاؤں کا خالص گھی منگواتیں اور اس میں زرد رنگ کی چھوٹی چھوٹی دکنی مرچیں ڈال کر کسی نوکرانی کو حکم دے کر اپنے دبدبے کی نگرانی میں پکواتیں۔ یہ ملغوبہ ایک مٹّی کی ہانڈی میں ڈال کر پلنگ کے سرہانے بڑے طاق میں رکھ دیا جاتا۔ ہر صبح وہ ٹٹول کر ہانڈی اتارتیں، انگلیوں کی مدد سے جمے ہوئے گھی کا ایک حصہ نکال کر کھاتیں۔ ایک بار ہم لوگوں سے کسی بات پر خوش ہو کر اس ناشتے کا راز بتادیا کہ اس کے کھانے سے کوئی بیماری پاس نہیں پھٹکتی ساتھ ہی بڑی سختی سے تاکید کی کہ اگر کسی نے اس ہانڈی کو ہاتھ بھی لگایا تو اچھا نہیں ہوگا ظاہر ہے کہ یہ چیلنج تھا اور بچّے ہمہ وقت ہر چیلنج قبول کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ صحت اور بیماری سے ہمیں کوئی غرض نہیں تھی۔ بات دھمکی کی آن پڑی تھی، موقع پاتے ہی ہانڈی میں سے مُٹھیاں بھر بھر کر یہ مقدّس غذا یا دوا برآمد کر لی گئی مگر جب انتہائے شوق میں اس لذیذ حلوے کو کھایا گیا تو مرچوں نے وہ حال کیا کہ اس چوری

© CTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کی اطلاع دینے یا امّی سے شکایت کرنے کی انھیں ضرورت نہیں پڑی۔ ہمارے چہرے خود ہی اعلانِ جرم، اور اعترافِ جرم دونوں کا اشتہار بنے ہوئے تھے۔ وہ وقت تو خیر جیسے تیسے گزر گیا لیکن آئندہ کے لئے ہم اتنے محتاط ضرور ہو گئے کہ جب بھی امّاں سے ان کی کسی زیادتی کا بدلہ لینا ہوتا ان کا مرچوں کا حلوہ چُراتے ضرور تھے لیکن دوبارہ اسے کھایا کبھی نہیں۔

آخری عمر میں جب نقاہت کی وجہ سے لاٹھی کے سہارے بھی چلنا مشکل ہو گیا تو اپنے بیٹے کو بلا کر روتی دھوتی سب کو دعائیں دیتی گاؤں چلی گئیں۔ گھر سے ان کی پنشن مقرر کی گئی لیکن انھوں نے کہا کہ وہ کفن اپنے بیٹے کی کمائی کا پہننا چاہتی ہیں۔

بدایوں میں ٹونک والا خاندان کے علاوہ بھی کئی بڑے زمیندار گھرانے تھے، صاحبِ ثروت اور صاحبِ علم وفضل بھی مگر مجھے تو یہی بے نام ونشان ہستیاں یاد ہیں جنھیں میں نے کھلی کتاب کی طرح پڑھا۔ جن کے چہروں پر صبر و رضا کی تنویریں بھی تھیں اور جن کے طریقوں میں اہلِ حیا کی تعبیریں۔

بڑی حویلی سے میں جنوری 47ء میں رخصت ہوئی اور بدایوں سے مارچ 48ء میں۔ بدایوں اور بڑی حویلی جہاں اونچی اونچی چھتوں کے نیچے چھاؤں ہی چھاؤں تھی اور سرخ اینٹوں سفید پتھروں والے آنگن میں دھوپ ہی دھوپ۔

@KBSINDIA NOT TO BE REPUBLISHED

فرہنگ

I(الف) الفاظ ومعانی:

آبائی = (صف) جس کا تعلق اجداد سے ہو

برآمد = (ا۔مذ) باہر نکالنا

پُھوار = (ا۔مث) ہلکا ہلکا مینہ ،ہلکی ہلکی بوندا باندی

ثقافت = (ا۔مث) تہذیب

تنویر = (ا۔مث) اجالا

تنبیہہ = (ا۔مث) نصیحت، تاکید

خودساختہ = (صف) خود سے بنائی گئی

مجروح = (صف) گھائل، زخمی

دریافت = (ف۔مذ) کسی موجود شئے کا پتہ لگانا

دِیوٹ = (ا۔مذ) طاق

طنطنہ = (صف) رعب، دبدبہ، بربط کی آواز

کشش = (ا۔مث) جذبہ، دلربائی، رجحان رغبت

لمس = (ا۔مذ) چھونا

نقاہت = (ا۔صف) کمزوری

طاق = (ا۔مذ) محراب محتاط = (ع۔صف) احتیاط کیا ہوا، ہوشیار

(ب) مرکبات:

اعترافِ جرم = (ا۔مذ) جرم کو قبول کرنے والا اہلِ حیا = (مذ) شرم والے لوگ، عزت دار

بیش قیمت = (صف) نہایت قیمتی

پس منظر = (ا۔مذ) (مراد ماضی) کسی منظر، تصویر یا بیان کا وہ حصہ جس سے ہر پہلو نمایاں ہو۔

نابینا = اندھا نامانوس = اجنبی

صاحبِ ثروت = دولت مند دل کشا = دل خوش کرنے والا

دستور ساز = قانون بنانے والا قدامت پسندی = قدیم رسم و رواج کی پابندی

بے نام و نشان = جس کا نام و نشان نہ ہو

(ج) اضداد:

خوبصورت × بدصورت رونق × بے رونق بیش قیمت × کم قیمت

شب × روز ماضی × حال دشوار × آسان

II (الف) درجِ ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھئے۔

۱) ادا جعفری نے بدایوں کی خیریت کس سے دریافت کی؟

۲) کس شہر کو سوانح نگار نے ثقافت کا مرکز کہا ہے؟

۳) بڑی حویلی کے دیوٹ پر ایک دیا کسے قرار دیا گیا ہے؟

۴) بچوں کو اماں سے بدلہ لینا ہوتا تو وہ کیا کرتے؟

۵) جس جگہ حویلی تھی وہاں اب کیا تعمیر ہو چکے ہیں؟

۶) بدایوں کے مشہور زمیندار خاندان کا نام کیا ہے؟

(ب) درجِ ذیل سوالات کے جوابات دو تین جملوں میں لکھئے۔

۷) بدایوں پہلے کیسا شہر تھا؟

۸) اماں کی شکل اور قد کے بارے میں لکھئے؟

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

۹) بڑی حویلی کا ذکر مصنفہ کو بیش قیمت کیوں لگتا ہے؟

(ج) درجِ ذیل سوالات کے جوابات تین چار جملوں میں لکھئے۔

۱۰) اماں ملغوبہ کس طرح تیار کرواتی تھیں؟

۱۱) بدایوں کی کونسی ہستیاں مصنفہ کو یاد ہیں اور کیوں؟

۱۲) آخری عمر میں اماں نے کیا کیا؟

(د) تفصیلی جوابات لکھئے۔

۱۳) ادا جعفری بدایوں کیوں جانا نہیں چاہتی تھیں؟

۱۴) ماضی کے دَور کی دشواریوں کے باوجود مصنفہ کے کیا احساسات ہیں؟

۱۵) بچوں پر گھی کی ہانڈی کو ہاتھ نہ لگانے کی تنبیہہ کا کیا اثر ہوا؟

III (الف) بحوالۂ متن وضاحت کیجئے۔

۱۶) ''دکھ ہوا کہ وہ تو اور بھی دھندلا گیا ہے۔''

۱۷) ''یادوں کے آئینے میں سجی ہوئی ہر تصویر حسین بھی ہو جاتی ہے اور عزیز بھی۔''

۱۸) ''اگر کسی نے اس ہانڈی کو ہاتھ بھی لگایا تو اچھا نہیں ہوگا۔''

۱۹) ''اس کے کھانے سے کوئی بیماری پاس نہیں پھٹکتی۔''

۲۰) ''مٹھیاں بھر بھر کر یہ مقدس غذا یا دوا برآمد کر لی گئی۔''

(ب) خانہ پُری کیجئے۔

۲۱) بدایوں وہی شہر ہے جو ایک زمانے میں ۔۔۔۔۔۔ کا مرکز تھا۔

۲۲) چلتے وقت ۔۔۔۔۔۔۔ پر ہاتھ کا جو لمس چھوڑا تھا وہ بھی نہیں رہا۔

۲۳) اماں ۔۔۔۔۔۔ کے سہارے جھک کر چلتی تھیں۔

۲۴) امّی کو امّاں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہتی تھیں۔

۲۵) وہ کفن اپنے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی کمائی کا پہننا چاہتی ہیں۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

قواعد

مفرد جملوں کی قسمیں: مفرد جملے کی دو قسمیں ہیں۔

(1) جملۂ اسمیہ (2) جملۂ فعلیہ

(1) جملۂ اسمیہ:

ان جملوں کو غور سے پڑھیے:

۱) بدایوں قدامت پسند شہر ہے۔

۲) اماں ملازمہ تھیں۔

۳) خودنوشت سوانح ایک نثری صنف ہے۔

(1) مذکورہ بالا مثالوں میں بدایوں، اماں اور خودنوشت سوانح مسندالیہ ہیں۔ شہر، ملازمہ اور نثری صنف مسند ہیں۔ مسندالیہ اور مسند دونوں اسم ہیں۔

''ایسا جملہ جس میں مسندالیہ اور مسند دونوں اسم ہوں جملہ اسمیہ کہلاتا ہے۔''

درجِ بالا جملوں میں ہے، تھیں اور ہے، فعل ناقص ہیں، مسندالیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہیں۔

''اماں ملازمہ تھیں۔'' اس جملے میں اماں۔ مبتدا، ملازمہ۔ خبر، تھیں۔ فعل ناقص ہے۔

جملے میں اگر فعل ناقص ہو تو وہ جملہ، اسمیہ کہلاتا ہے۔

(2) جملۂ فعلیہ:

ان جملوں کو غور سے پڑھیے:

۱) بچوں نے ان کی پوٹلی کھولی۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

۲) اماں لاٹھی کے سہارے چلتی تھیں۔

۳) ناصر گھوم گھام کر آیا۔

''جملہ فعلیہ وہ جملہ ہے جس میں مسند الیہ اسم اور مسند فعل ہوتا ہے۔''

مذکورہ مثالوں میں بچوں، اماں، ناصر، مسند الیہ اور اسم ہیں۔

کھولی، چلتی، آیا سب فعل ہیں۔

جس جملہ میں فعل لازم یا فعل متعدی ہو وہ جملہ، فعلیہ کہلاتا ہے۔

(**فعلِ لازم**: وہ فعل ہے، جو صرف فاعل کے ساتھ مل کر پورا مطلب ادا کرے اور مفعول کی ضرورت نہ رہے۔

مثلا: (۱) بلّی بیٹھی ہے۔(۲) بچّہ روتا ہے۔)

(**فعلِ متعدی**: وہ فعل ہے، جس کے لئے فاعل کے علاوہ مفعول کی ضرورت پڑے۔

مثلاً: (۱) شیر نے کُتے کو مارا۔(۲) میں نے دو گاڑیاں خریدیں۔)

درج ذیل ہر سوال کے لئے چار متبادل دئے گئے ہیں، ان میں سے سب سے مناسب جواب چن کر لکھئے:

(1) مفرد جملے کی قسمیں ہیں۔

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

(2) جس جملے میں مسند اور مسند الیہ اسم ہو وہ جملہ کہلاتا ہے۔

(الف) جملۂ مفرد (ب) جملۂ مرکب (ج) جملۂ اسمیہ (د) جملۂ فعلیہ

(3) ''اماں گھر کی ملازمہ تھیں'' اس جملہ میں مسند ہے۔

(الف) اماں (ب) ملازمہ (ج) گھر کی (د) تھیں

@KTES NOT TO BE REPUBLISHED

(4) ''ممبئی جدّت پسند شہر ہے۔'' اس جملے میں فعلِ ناقص یہ ہے۔

(الف) ممبئی (ب) جدّت پسند (ج) شہر (د) ہے

(5) ''بچّے اسکول کی طرف چلے۔'' قواعد کے اعتبار سے اس جملے میں فعل ہے۔

(الف) بچّے (ب) اسکول (ج) کی طرف (د) چلے

(6) اِن جملوں میں جملۂ فعلیہ ہے۔

(الف) ہندوستان مختلف تہذیبوں کا گہوارہ ہے۔ (ب) اُردو شیریں زبان ہے۔

(ج) ندیاں زمین کو سیراب کرتی ہیں۔ (د) نوجوان ملک کی طاقت ہیں۔

عملی کام:

سابق صدر جمہوریہ ڈاکٹر اے. پی. جے. عبدالکلام کی خودنوشت سوانح "Wings of Fire" ''پرواز'' کے نام سے اُردو میں شائع ہوئی ہے۔ اسکول لائبریری میں ہو تو اس کا مطالعہ کیجئے۔

سرگرمی: کسی پکنک یا تعلیمی سفر (Educational Tour) کی رُوداد قلمبند کیجئے۔

مندرجہ ذیل الفاظ کو لغت کے مطابق ترتیب دیجئے۔

کنکر، دلکش، مشعل، رواداری، عہد، دفعتاً، آہ وزاری، پیغام،

جنت، قصوا، شریعت، طواف، تلاطم، بندے، کمزور، جڑواں،

شمع، عابد، طبیعت، اول، برداشت، قدرت، پروانہ، رخصت

☆☆☆

@RTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سبق:5

آمدِ بہار۔۔۔۔۔۔نظم

شوق قدوائی

تخلیق: نظم کے معنیٰ ''پرونے'' کے ہیں، نظم وہ منظوم کلام ہے جس میں کوئی خیال یا موضوع کو ترتیب و تنظیم کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں آزادئ خیال کی پوری گنجائش ہوتی ہے۔ قدرتی مناظر، حب وطن، قومی یکجہتی جیسے موضوعات پر نظمیں لکھنے کا چلن عام ہے۔ اس نظم میں موسم بہار کی آمد کے خوشنما منظر کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ بہار کے آنے سے سارا ماحول بدل جاتا ہے۔ ہنستی ہوئی کلیاں، اِترا کر چلتی ہوئی شمیم، سرخ لباس پہنے پھول اور چڑیوں کی صدائیں گویا بہار کا اعلان ہیں۔ اس نظم میں دل لبھانے والے خوبصورت منظر کا ذکر کیا گیا ہے۔

تخلیق کار: احمد علی نام، قلمی نام شوق قدوائی ہے وہ جگور ضلع بارہ بنکی (اتر پردیش) کے رہنے والے تھے۔ انھوں نے قدرتی مناظر کے علاوہ تتلیوں اور چڑیوں پر بڑی دلچسپ نظمیں لکھی ہیں، وہ موزوں الفاظ اور آسان زبان میں ایسی تصویر کھینچتے ہیں کہ اس چیز یا منظر کا سارا حسن آنکھوں کے آگے گھوم جاتا ہے۔ شوق قدوائی کا ''نیچرل شاعری'' میں ایک اہم مقام ہے۔



© NCERT NOT TO BE REPUBLISHED

ہَوا چاروں طرف اقصائے عالم میں پکار آئی
بہار آئی، بہار آئی، بہار آئی، بہار آئی

ہوائے صبح اس کے ساتھ پنکھا جھلتی آتی ہے
ہنسی پڑتی ہیں کلیاں جب یہ ان کو منہ لگاتی ہے

پہاڑوں سے بہائی اُس نے برفِ صاف پگھلا کر
رواں ہو کر، وہی پانی، سمندر سے ملا جاکر

شمیمِ باغ نے سیکھا چلن اِترا کے چلنے کا
زمانہ آگیا پردے سے سبزوں کے نکلنے کا

دلہن کی شکل، ہر گُل نے، لباسِ سرخ پہنا ہے
شجر کے جسم پر، کیا خوشنما ، پتّوں کا گہنا ہے

تعجب کیا جو ہیبت سے خزاں کے رخ پہ زردی ہے
کہ وہ فوج اس پہ غالب آئی جس کی سبز وردی ہے

پلاتی ہے شجر کو اوس اپنا دودھ لا لا کر
محبت سے ہوا منہ چومتی ہے بار بار آکر

جڑیں اندر ہی اندر پھیل کر قوّت پکڑتی ہیں
زمیں ان کو جکڑتی ہے، زمیں کو وہ جکڑتی ہیں

چمن اور دشت میں ہے ہر طرف انبار پھولوں کا
جدھر دیکھو زمیں پہنے ہوئے ہے ہار پھولوں کا

ہیں روشن چاندنی کے پھول یا تارے چمکتے ہیں
کھلے ہیں، پھول لالے کے، یہ انگارے دہکتے ہیں

ہزاروں رنگ کی چڑیاں، ہیں شکلیں خوشنما جن کی
ادائیں دلربا جن کی، صدائیں نغمہ زا جن کی

بہار آنے سے خوش ہیں، ہر طرف اتراتی پھرتی ہیں
ہواتو ناچتی پھرتی ہے، چڑیاں گاتی پھرتی ہیں

@ITBS NOT TO BE REPUBLISHED

فرہنگ:

I الفاظ ومعانی:

انبار = (ا۔مذ) ڈھیر، ذخیرہ
اقصائے عالم = (اسم) دُور تک پھیلی دُنیا
اوس = (ا۔مث) شبنم
جھلنا = (مص) حرکت دینا
دشت = (ا۔مذ) جنگل
دہکنا = (مص) جلنا، تپش
دلربا = (صف) دل لبھانے والا، معشوق
رواں = (صف) جاری رہنا
سبزہ = (ا۔مذ) شادابی، تازگی، ہریالی، نباتات
شمیم = (ا۔مث) خوشبودار ٹھنڈی ہوا
لالہ = (ا۔مذ) ایک قسم کا سرخ پھول
نغمہ زا = (ا۔صف) گانا
وردی = (ا۔مث) ہم وضع لباس

II (الف) ایک جملے میں جوابات لکھئے۔

۱) ہوا چاروں طرف کیا پکارتی آئی؟
۲) کلیاں کب ہنس پڑتی ہیں؟
۳) اوس کونسا کام انجام دیتی ہے؟
۴) خزاں کے رخ پہ زردی کیوں چھائی ہے؟
۵) لالہ کے پھولوں کو دیکھ کر کیا محسوس ہوتا ہے؟

(ب) دو تین جملوں میں جواب دیجئے۔

۶) بہار کے آنے سے پہاڑوں میں کیا تبدیلی آئی؟
۷) درخت پتّوں کے گہنے کب پہنتے ہیں؟
۸) بہار کے موسم میں چڑیاں کیا کرتی ہیں؟

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

(ج) ''آمدِ بہار'' نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے۔

III (الف) اضداد لکھئے۔

ہار، بہار، زمین، روشن، خوشنما

(ب) تذکیر و تانیث کی نشاندہی کیجئے۔

شمیم، دلہن، پنکھا، ہوا، بہار، شجر، اوس

(ج) ذیل کے مصرعوں کو مناسب الفاظ سے مکمل کیجئے۔

۹) ہنسی پڑتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جب یہ ان کو منہ دکھاتی ہے (گلیاں، کلیاں)

۱۰) رواں ہو کر وہی پانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں ملا جا کر (سمندر، دریا)

۱۱) چمن اور دشت میں ہر طرف انبار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا (پتوں، پھولوں)

۱۲) ہزاروں رنگ کی چڑیاں ہیں شکلیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جن کی (بدنما، خوشنما)

۱۳) ہوا تو ناچتی پھرتی ہے چڑیاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھرتی ہیں (کھاتی، گاتی)

سرگرمی:

- قدرتی مناظر سے متعلق مختلف شعراء کی نظموں کا مطالعہ کیجئے۔
- نثر ہو یا نظم لفظ کی تکرار سے بیان پُراثر ہو جاتا ہے۔ جیسے اس نظم کے دوسرے مصرعے میں فقرہ ''بہار آئی'' کی چار بار تکرار ہے۔ جو بہار آنے کی خوشی کا اعلان ہے۔ ایک محاورہ ہے ''دل باغ باغ ہونا'' اس کے معنی بہت خوش ہونا۔

قوسین میں دیئے گئے الفاظ کی تکرار سے یہ اقتباس مکمل کیجئے۔

(سوندھی، روم، اُمنڈ، رِم جھم، بار، ٹھنڈی، باغ، ہلکی، سائیں)

دیکھو ہوا۔۔۔۔۔۔کرنے لگی اور بادل بھی۔۔۔۔۔۔۔کر آنے لگے۔ لو۔۔۔۔۔۔۔۔برسات ہونے لگی۔ ہر طرف مٹی کی۔۔۔۔۔۔۔۔خوشبو مہکنے لگی۔ چلو چل کر۔۔۔۔۔۔ برسات کا مزا لوٹیں۔ ایسا موقع۔۔۔۔۔نہیں آتا۔ آہا۔۔۔۔۔۔۔۔ نشے میں ڈوبنے لگا ہے۔۔۔۔۔۔۔ پھوار کا مزہ ہی کچھ اور ہے۔ اس سہانے موسم کا لطف اُٹھاتے ہوئے دل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہو گیا۔

☆☆☆

@KTBS NOT FOR REPUBLISHED

سبق:6

جواہر لال نہرو کی اُردو دوستی

محمد رفیع انصاری

تخلیق: غیر افسانوی انداز میں لکھی جانے والی تحریر مضمون کہلاتی ہے۔ یہ مضمون اردو زبان کی مقبولیت سے متعلق ہے۔ اُردو زبان سے محبت اور اس کی مقبولیت سے متعلق بے شمار نظمیں اور مضامین لکھے گئے ہیں۔ محمد رفیع انصاری کا یہ مضمون ہمارے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کی اُردو دوستی کی یاد دلاتا ہے۔ جواہر لال نہرو نہ صرف سیاست دان تھے بلکہ وہ اُردو کے سچے عاشق تھے۔ انھوں نے اُردو کے ساتھ کی جانے والی ناانصافیوں کے خلاف ہمیشہ آواز بلند کی۔

تخلیق کار: محمد رفیع انصاری یکم جون 1951ء کو بھیونڈی ضلع تھانہ میں پیدا ہوئے۔ رئیس ہائی اسکول اور جونیر کالج بھیونڈی میں درس و تدریس کے فرائض انجام دینے کے بعد حال ہی میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ وہ مضمون نگار، شاعر اور کالم نویس بھی ہیں۔ اُن کے دو مزاحیہ مضامین کے مجموعے ''خمیازہ'' اور ''رفع دفع'' شائع ہو چکے ہیں۔ بچوں کی نظموں پر مشتمل دو مجموعے ''زمین کے تارے'' اور ''جگ جگ جیو'' منظر عام پر آئے ہیں۔ آپ کا قلمی سفر جاری ہے۔

———•———

پنڈت جواہر لال نہرو کو اُردو سے دلی لگاؤ تھا۔ ان کے والد موتی لال نہرو اردو اور فارسی سے بہت اچھی واقفیت رکھتے تھے۔ اُردو، نہرو جی کی والدہ، اہلیہ، دادی اور نانی کی مادری زبان تھی جبکہ خود نہرو جی نے احمد نگر کی اسیری کے دوران مولانا ابوالکلام آزاد سے اُردو کا درس لیا تھا۔ پنڈت جواہر لال کی بیٹی اندرا ان سے ہمیشہ خط میں اُردو اشعار کی فرمائش کیا کرتی تھیں۔ احمد نگر جیل سے لکھے گئے اپنے ایک خط میں وہ اندرا جی کو لکھتے ہیں۔ ''تم نے ہر خط میں مجھے اُردو کا شعر لکھنے کو کہا تھا لیکن میں نے اس پر عمل نہیں کیا کہ اُردو یا ہندی کے خطوط سنسر والے روک لیتے ہیں۔ وہ ان میں کچھ خفیہ معنی پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غالب کے اشعار قدرے مشکل ہوتے ہیں۔ ان کے مقابلے میں اُردو کی ہلکی پھلکی شاعری زیادہ مفید رہے گی۔ ذیل میں دو اشعار لکھ رہا ہوں۔ ایک غالبؔ کا ہے اور دوسرا نظم طباطبائی کا۔''

@RTES NOT TO BE REPUBLISHED

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے خوش رکھنے کو غالبؔ یہ خیال اچھا ہے

اس طرح طئے کی ہیں ہم نے منزلیں
گِر گئے، گِر کر اُٹھے، اُٹھ کر چلے



اشعار لکھنے کے بعد عموماً انگریزی میں ترجمہ بھی کرتے تھے۔ نہرو جی کی اہلیہ کملا نہرو کو بھی اُردو سے بڑا شغف تھا۔ جن دنوں اُردو کے مشہور محقق قاضی عبدالودود سوئٹزرلینڈ کے ایک نرسنگ ہوم میں زیرِ علاج تھے، ان ہی دِنوں کملا نہرو بھی وہیں بغرضِ علاج مقیم تھیں۔ قاضی صاحب کے مطابق کملا نہرو اُردو جانتی تھیں اور برآمدے میں آرام کرسی پر دراز اُردو کی کتابیں پڑھا کرتی تھیں۔

فراقؔ گورکھپوری کسی زمانے میں نہرو جی کے سکریٹری تھے۔ جس زمانے میں رگھوپتی سہائے فراقؔ گورکھپوری الٰہ آباد یونیورسٹی میں انگریزی کے استاد تھے، ان ہی دِنوں کا ایک واقعہ ڈاکٹر محمد حسن نے اپنے مضمون ''نہرو اور میں'' میں تحریر کیا ہے۔

''جواہر لال نہرو کی جیل یاترا کا سلسلہ جاری تھا۔ جیل سے چھوٹ کر آئے تو ملنے والوں میں ایک صاحب کا کارڈ سامنے آیا، لکھا تھا آر۔ سہائے فراقؔ۔ نہرو جی نے ذہن پر زور ڈالا، کچھ یاد نہ آیا۔ اتنے میں فراقؔ صاحب داخل ہوئے۔ جواہر لال نہرو نے تپاک سے خیر مقدم کیا ''ارے رگھوپتی تم ہو۔ فراقؔ کب سے ہو گئے۔۔۔؟

فراقؔ صاحب نے مختصر لفظوں میں جواہر لال نہرو کی جیل یاترا کے دوران شاعری کرنے کا حال سنایا، بولے ''اس بار جیل گیا تو تم رگھوپتی سہائے سے آر۔ سہائے فراقؔ ہو گئے، اگلی بار جیل گیا تو تم فقط ''ہائے فراق'' رہ جاؤ گے۔''

یہ جان کر شاید بہت لوگوں کو تعجب ہو کہ پنڈت نہرو ''لال'' کو ''الف'' سے نہیں بلکہ ''ع'' سے لکھتے تھے۔ ظفر پیامی اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ مصر کے جمال عبدالناصر کے دورۂ ہند کے موقع پر ایک محفل میں نہرو جی نے جمال عبدالناصر سے جب یہ کہا کہ میرے نام کے تینوں الفاظ جواہر، لعل اور نہرو عربی یا فارسی سے آئے ہیں تو جمال عبدالناصر نے یہ سن کر جواب دیا کہ یہ الفاظ فارسی نہیں خالص عربی ہیں۔

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

پنڈت جواہر لال نہرو کی اُردو دوستی کا یہ نا قابلِ فراموش واقعہ بھی ہماری نئی نسل تک پہنچنا ضروری ہے۔ جمہوریۂ ہند کی آئین ساز اسمبلی میں زبان کے سوال پر بحث چل رہی تھی۔ سوال یہ تھا کہ کن زبانوں کو آٹھویں جدول میں رکھ کر قومی زبان کا درجہ دیا جائے۔ پنڈت نہرو نے جن زبانوں کی فہرست پیش کی ان میں اُردو بھی تھی۔ اس پر جبل پور کے ایک کانگریس سیٹھ گووند داس نے چِلّا کر پوچھا ''اُردو بھلا کس کی مادری زبان ہوسکتی ہے''؟ پنڈت نہرو نے اسی جھلاہٹ کے لہجے میں چیخ کر جواب دیا ''اُردو میری اور میری دادی کی زبان ہے۔''

اُردو کے فروغ کے لیے ہمیشہ انھوں نے مخلصانہ کوششیں کیں اور اس باب میں فرقہ پرستوں اور متعصبوں کو ترکی بہ ترکی جواب دیتے رہے۔ فروری 1958ء کو انجمن ترقیِ اُردو ہند کی کُل ہند اُردو کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا تھا۔ ''مجھے اردو کے بارے میں بالکل فکر نہیں۔ وہ ایک جان دار زبان ہے۔ اسے دبانا یا ختم کرنا ناممکن ہے۔ لیکن تنگ دلی کے مظاہرے پر مجھے اکثر افسوس ہوتا ہے۔ میری خواہش ہے کہ اردو ترقی کرے، پھلے پھولے۔''

وہ ادیبوں اور شاعروں سے بہت قریب تھے۔ خاص طور پر اردو کے شاعروں اور ادیبوں کی بہت عزت کیا کرتے تھے۔ جوشؔ ملیح آبادی سے تو اُن کی دوستی بڑی گہری تھی۔ جوش صاحب جب بھی چاہتے، انھیں پنڈت جی کے ساتھ ملاقات کے لیے وقت مل جاتا۔ دونوں میں چوٹیں بھی چلتیں اور ہنسی ٹھٹھا بھی ہوتے آپ نہ صرف شعرا کی سرپرستی کرتے بلکہ مشاعروں میں شرکت بھی کرتے اور کبھی اپنی رہائش گاہ تری مورتی میں شعری نشستوں کا اہتمام بھی کرتے۔ 1948ء میں شیخ محمد عبداللہ اور بخشی غلام محمد نے ذاتی دلچسپی لے کر سری نگر میں ایک مشاعرے کا اہتمام کیا تھا۔ بقول جگن ناتھ آزاد اس مشاعرے کی صدارت اور نظامت دونوں کے فرائض نہرو جی نے انجام دئے۔ فہرست سامنے رکھ کر یکے بعد دیگرے ایک ایک شاعر کو زحمتِ کلام دیتے رہے۔

اس سلسلے کا ایک دلچسپ واقعہ بھی بیان کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ واقعہ کنور سنگھ بیدی سحرؔ اکثر اپنے دوستوں کو سناتے تھے۔ جشنِ جمہور کا مشاعرہ پنڈت نہرو کی صدارت میں لال قلعہ میں منعقد تھا۔ کنور مہندر سنگھ بیدی نظامت کر رہے تھے۔ جوشؔ ملیح آبادی کا نام پکارا گیا تو انھوں نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ اپنی نظم ''ماتمِ آزادی'' سنائی۔ نظم کیا تھی ملک کی آزادی اور حکومت پر براہِ راست حملہ تھا۔

کھدر پہن پہن کے بد اطوار آ گئے
در پر سفید پوش سیہ کار آ گئے

چلنے لگی لُغت پہ چھُری انتقام کی
چھانٹی گئیں تمام جو لفظیں تھیں کام کی
رحمن ہی کی بات چلی اور نہ رام کی
گدّی سے کھنچ گئی جو زباں تھی عوام کی

وہ جو تمام راہزنوں کا امام ہے
وہ شخص آج خضر علیہ السلام ہے

حکّام مجرموں کے ہیں دامن سیئے ہوئے
سی آئی ڈی ہے بادۂ غفلت پیئے ہوئے
داروغہ جی ہیں قول بدوں کو دیے ہوئے
چوروں سے کوتوال ہے سازش کئے ہوئے

برطانیہ کے خاص غلامانِ خانہ زاد
دیتے تھے لاٹھیوں سے جو حُبّ وطن کی داد
جن کی ہر ایک ضرب ہے اب تک سروں کو یاد
وہ آئی سی یس اب بھی ہیں خوش وقت و بامراد

شیطان ایک رات میں انسان بن گئے
جتنے نمک حرام تھے کپتان بن گئے

وحشت روا، عناد روا، دشمنی روا
ہلچل روا، خروش روا، سنسنی روا
رشوت روا، فساد روا، رہزنی روا

انسان کا لہو تو پیو اِذن عام ہے
انگور کی شراب کا پینا حرام ہے

وہ تازہ انقلاب ہوا آگ پر سوار
وہ سنسنائی آنچ وہ اُڑنے لگے شرار
وہ گُم ہوئے پہاڑ وہ غلطاں ہوا غبار
اے بے خبر وہ آگ لگی آگ ہو شیار

NOT TO BE REPUBLISHED ©KTBS

جوش صاحب پورے طُمطراق کے ساتھ نظم پڑھے جا رہے تھے۔ مجمع بے اختیار ہو کر ایک ایک شعر پر بے تحاشا داد دے رہا تھا۔ جناب صدر پنڈت نہرو بڑے شوق سے نظم سن رہے تھے اور ناظمِ جلسہ بیدی سحر (جو دلّی کے مجسٹریٹ تھے) کی حالت دیدنی تھی۔ وہ کریں بھی تو کیا کریں۔۔۔ مشاعرہ جب ختم ہوا تو کنور صاحب نے جوش صاحب سے دوستانہ شکایت کرتے ہوئے ازراہِ مزاح کہا کہ ''جوش صاحب! آپ کو تو کوئی کچھ نہ کہے گا لیکن اب میری چھُٹّی ہو جائے گی۔'' دوسرے دن نہرو جی کی طرف سے جوش صاحب اور کنور صاحب کے نام فرمائش آئی کہ آپ دونوں حضرات میرے یہاں تشریف لائیے۔ جوش صاحب کے نام یہ پیغام بھی تھا کہ آپ نے لال قلعہ کے مشاعرے میں جو نظم پڑھی تھی، وہ بھی ساتھ لائیں۔ کنور صاحب کہتے ہیں کہ ''اب تو بڑی حد تک یقین ہو گیا کہ کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے۔'' لیکن جوش صاحب اور کنور مہندر سنگھ بیدی سحر تری مورتی ہاؤس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ محفل سجی ہے۔ پنڈت جی کے علاوہ اندرا جی اور نہرو خاندان کے بعض اراکین اور عزیز و اقارب اکٹھا ہیں اور جوش صاحب کا انتظار ہو رہا ہے۔ پنڈت جی نے دونوں کو احترام سے بٹھایا اور جوش صاحب سے فرمائش کی کہ نظم ''ماتمِ آزادی'' ارشاد فرمائیں۔ کیونکہ یہ اصحاب جو کل کے مشاعرے میں نہیں تھے نظم سننے کے آرزومند ہیں۔ کنور صاحب فرماتے ہیں ''یہ نقشہ دیکھنے کے بعد میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔'' یہ تھے اُردو دوست، ہندوستان کے اولین وزیرِاعظم پنڈت جواہر لال نہرو جن کا جواب ملنا بہت مشکل ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

فرہنگ

I (الف) الفاظ و معانی:

اسیری = (ا۔مث) قید، نظر بندی

سنسر = (ا۔مذ) احتساب، کسی بات سے روکنا

شغف = (ا۔مذ) بے حد محبت، بے انتہا رغبت

مقیم = (صف) قیام کرنے والا، رہنے والا

واقفیت = (ا۔مث) جان پہچان، شناسائی، جانچ پرکھ

اہتمام = (ا۔مذ) انتظام، بندوبست

احتساب = (ا۔مذ) حساب، جانچ پڑتال

خفیہ = (مذ۔صف) پوشیدہ، چھپا ہوا

محقق = (ا۔مذ) تحقیق کرنے والا، حکیم، فلسفی

دیدنی = (صف) دیکھنے کے قابل

جواہر = (ا۔مذ) الماس، ہیرا، جوہر کی جمع

لعل = (ا۔مذ) سُرخ رنگ کے جواہر، قیمتی پتھر جیسے الماس، یاقوت، ہیرا وغیرہ

سازش = (ا۔مث) کسی کی مخالفت کے لیے آپسی اتفاق

اِذن = (ا۔مذ) حکم، اجازت

نظامت = (ا۔مث) ناظم کا کام، کاروائی چلانا

ارشاد = (ا۔مذ) ہدایت، حکم

داد = (ا۔مث) تعریف، تحسین، عدل انصاف

تپاک = (ا۔مذ) گرم جوشی، شوق

اراکین = (ا۔مذ) رُکن کی جمع، ممبر، اُمراء ، وزراء

خروش = (ا۔مذ) شور، غل

شرکت = (ا۔مث) شامل ہونا، شریک ہونا

عِناد = (صف) لڑائی، دشمنی

اجلاس = (ا۔مذ) حاکم کے بیٹھنے کی جگہ، دربار، جلسہ

فروغ = (ا۔مذ) روشنی، چمک، ترقی

طُمطراق = (طُم۔طُ۔راق) (ا۔مذ) شان وشوکت، دھوم دھام

(ب): مرکبات:

جاندار = طاقت ور، مضبوط، زندہ

براہِ راست = سیدھا

ازراہِ مزاح = مذاقاً، مزاح کے انداز سے

عزیز واقارب = رشتہ دار اور دوست

تنگ دلی = کم ظرفی، کنجوسی

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

فرقہ پرست = تنگ نظر

سیہ کار = بداطوار

بداطوار = بُرے چال چلن کا

خیر مقدم = (خے ر، مَق، دَم) استقبال

راہ زن = لُٹیرا، ڈاکو

بادۂ غفلت = غفلت کی شراب، غفلت کا نشہ

زحمتِ کلام = کلام پڑھنے کی دعوت دینا

زیرِ علاج = علاج کے دوران، جس کا علاج جاری ہو

نمک حرام = ناشکرا

(ج): محاورے:

ترکی بہ ترکی جواب دینا = جیسا کوئی کہے ویسا جواب دینا / سخت جواب دینا

چوٹ کرنا = وار چلنا، حملہ ہونا/ طنز کرنا

II (الف) ایک جملے میں جواب لکھئے۔

۱) پنڈت جواہر لال نہرو کو کس زبان سے دلی لگاؤ تھا؟

۲) احمد نگر جیل میں پنڈت نہرو نے کس کی مدد سے اُردو سیکھی؟

۳) پنڈت نہرو اپنے پورے نام کا اِملا کس طرح لکھا کرتے تھے؟

۴) رگھوپتی سہائے فراقؔ یونیورسٹی میں کونسا مضمون پڑھایا کرتے تھے؟

۵) نہرو نے کانگریسی لیڈر سیٹھ گووند داس کے سوال کا کیا جواب دیا؟

۶) لال قلعے کے مشاعرے میں سنائی گئی جوشؔ کی نظم کا عنوان کیا تھا؟

۷) مشاعرے میں نظم سنانے کے بعد کنور سنگھ نے جوشؔ سے کیا کہا؟

۸) ہندوستان کے اُردو دوست پہلے وزیر اعظم کون تھے؟

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

(ب) دو تین جملوں میں جواب لکھئے۔

۹) نہرو نے اندرا کی فرمائش کا کیا جواب دیا؟

۱۰) قاضی عبدالودود نے کملا نہرو کے اردو سے شغف کے بارے میں کیا کہا؟

۱۱) فراقؔ کی زبانی جیل یاترا کے دوران شاعری کا حال سن کر نہرو نے کیا جواب دیا؟

۱۲) نہرو اور جوشؔ کی دوستی کس قسم کی تھی؟

۱۳) پنڈت نہرو نے جوشؔ اور مہندر سنگھ کو تری مورتی ہاؤس آنے کی دعوت کیوں دی؟

(ج) تفصیلی جواب لکھئے۔

۱۴) جواہر لال نہرو کی اردو دوستی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ لکھئے۔

۱۵) جوشؔ کی نظم ''ماتمِ آزادی'' میں کس پر چوٹیں کی گئی ہیں؟

III (الف) متن کے حوالے سے جملوں کی وضاحت کیجئے۔

۱۶) ''اردو یا ہندی کے خطوط سنسر والے روک لیتے ہیں۔''

۱۷) ''اگلی بار جیل گیا تو تم فقط ''ہائے فراق'' رہ جاؤ گے۔''

۱۸) ''اردو میری اور میری دادی کی زبان ہے۔''

۱۹) ''اردو بھلا کس کی مادری زبان ہو سکتی ہے؟''

۲۰) ''جوشؔ صاحب! آپ کو تو کوئی کچھ نہیں کہے گا لیکن اب میری چھٹی ہو جائے گی۔''

(ب) جمع اور واحد کے لحاظ سے غیر موزوں لفظ پر نشان لگائیے۔

۲۱) واقعات، برسات، حالات

۲۲) الفاظ، اعمال، احسان

۲۳) محافل، محافظ، ممالک

۲۴) فرائض، حقائق، جائز

۲۵) خطوط، جنون، فنون

۲۶) جواہر، طاہر، جزائر

NOT TO BE REPUBLISHED @CBSE

(ج) ذیل کے جملوں کے خط کشیدہ الفاظ کو ہدایت کے مطابق تبدیل کیجئے۔

۲۷) غالبؔ کے اشعار قدرے آسان ہوتے ہیں۔ (ضد)

۲۸) ہم کو جنت کی حقیقت معلوم ہے۔ (جنس)

۲۹) اردو ایک جاندار زبان ہے۔ (مترادف)

۳۰) میرے نام کے تینوں الفاظ جواہر، لعل اور نہرو عربی یا فارسی سے آئے ہیں۔ (واحد)

۳۱) نہرو فرقہ پرستوں اور متعصبوں کو ترکی بہ ترکی جواب دیتے رہے۔ (محاورے کے معنی)

قواعد

قواعد: معنی کے لحاظ سے جملوں کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جملۂ خبریہ (۲) جملۂ انشائیہ

اِن جملوں کو غور سے پڑھئے۔

۱) نہرو جی نے احمد نگر کی اسیری کے دوران مولانا ابوالکلام آزاد سے اردو کا درس لیا تھا۔

۲) اردو کے مشہور محقق قاضی عبدالودود سوئٹزرلینڈ کے ایک نرسنگ ہوم میں زیرِ علاج تھے۔

۳) جوشؔ صاحب پورے طُمطُراق کے ساتھ نظم پڑھے جا رہے تھے۔

اِن تین جملوں میں کسی خبر یا کیفیت کا ذکر ہے۔ پہلے جملے میں نہرو جی کے اردو سیکھنے کی خبر ہے۔ دوسرے جملے میں قاضی عبدالودود کی علاج کی خبر بیان کی گئی ہے جبکہ تیسرے جملے میں جوشؔ صاحب کے نظم پڑھنے کی کیفیت کا ذکر ہے۔ ایسے جملے ''جملۂ خبریہ'' کہلاتے ہیں۔ کسی واقعہ، کیفیت یا صورتِ حال کی خبر دینے والے جملے کو ''جملۂ خبریہ'' کہتے ہیں۔

سرگرمی: اُردو زبان ایک مقبول زبان ہے۔ اس زبان کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اس کے کئی اشعار زبان زد خاص و عام ہیں۔ اردو زبان سے ناواقف شخص بھی موقع بہ موقع اشعار استعمال کرتا ہے جیسے۔

سر فروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

اُستاد کی مدد سے ایسے مشہور اشعار اپنی بیاض میں نقل کیجئے۔

- اُردو زبان سے متعلق کوئی گیت یا ترانہ ترنم سے اپنے اسکول کے جلسے میں پیش کیجئے۔
- مرکزی حکومت کی جانب سے آج بھی جشن جمہوریہ کے موقع پر لال قلعہ میں مشاعرہ منعقد کیا جاتا ہے۔ ملک کے مشہور و معروف شعراء کو مدعو کیا جاتا ہے۔ آپ بھی اپنے اسکول میں مشاعرے کا انعقاد کیجئے۔

☆☆☆

NOT TO BE REPUBLISHED © SCERT



سبق:7

رشوت

جوشؔ ملیح آبادی

تخلیق: نظم میں کسی بھی موضوع کو تسلسل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ نظم کے مصرعوں کو بند کی شکل میں لکھا جاتا ہے اور بند میں چار، پانچ، یا چھ مصرعے ہوتے ہیں۔ شعراء نظموں میں مختلف سماجی مسائل کو کامیابی کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل نظم ''رشوت'' میں شاعر انقلاب جوشؔ ملیح آبادی نے سماج کے ایک اہم مسئلہ کو اجاگر کیا ہے۔ اس قسم کے قبیح مسائل کے تدارک کی یہ کوشش صحیح معنوں میں قابل ستائش ہے۔ اس نظم میں شاعر نے چور بازاری، بے ایمانی، بے ضمیری اور رشوت خوری کا پردہ فاش کیا ہے۔

تخلیق کار: نام شبیر حسن خان، جوشؔ تخلص، 5/دسمبر 1898ء ایک علمی و ادبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ذاتی مطالعہ سے انھوں نے اپنی علمی معلومات میں اضافہ کیا۔ ایک عرصہ تک دارالترجمہ، جامعہ عثمانیہ حیدرآباد میں کام کرتے رہے۔ بعد ازاں دہلی کے دوران قیام ایک ادبی رسالہ ''کلیم'' شائع کیا اور سرکاری رسالہ ''آج کل'' کے مدیر اعلیٰ رہے۔ تقسیمِ ہند کے بعد 1956ء میں پاکستان کے شہر کراچی منتقل ہوئے اور وہیں 1982ء میں ان کا انتقال ہوا۔

جوش ایک قادرالکلام شاعر تھے۔ ان کا شمار اردو کے مشہور نظم گو شعراء میں ہوتا ہے۔ ان کے کلام کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ 'نقش و نگار'، 'شعلہ و شبنم'، 'حرف و حکایت'، 'جنون و حکمت'، 'فکر و نشاط'، 'آیات و نغمات'، 'عرش و فرش'، 'سنبل و سلاسل' اور 'سموم و صبا' ان کے مجموعے کلام ہیں۔ ان کی خودنوشت سوانح ''یادوں کی برات'' کو کافی مقبولیت حاصل ہوئی۔



NOT TO BE REPUBLISHED @KBS

لوگ ہم سے روز کہتے ہیں یہ عادت چھوڑئے　　یہ تجارت ہے خلافِ آدمیت چھوڑئے
اس سے بدتر لت نہیں کوئی یہ لت چھوڑئے　　روز اخباروں میں چھپتا ہے کہ رشوت چھوڑئے

احمقانہ ہر عمل ہر قول مجنونانہ ہے
اپنی بستی ناصحوں کا ایک پاگل خانہ ہے

ہاتھ سے کھودیں اگر اس چیز کو پائیں گے کیا　　ہم اگر رشوت نہیں لیں گے تو پھر کھائیں گے کیا
قید بھی کردیں تو ہم کو راہ پر لائیں گے کیا　　یہ جنونِ عشق کے انداز چھٹ جائیں گے کیا

ملک بھر کو قید کردے کس کے بس کی بات ہے
خیر سے سب ہیں کوئی دو چار بس کی بات ہے

یہ ہوس یہ چور بازاری یہ مہنگائی یہ بھاؤ　　رائی کی قیمت ہو جب پربت تو کیوں آئے نہ تاؤ
اپنی تنخواہوں کی ندّی میں ہے پانی آدھ پاؤ　　اور لاکھوں ٹن کی بھاری اپنے جیون کی ہے ناؤ

مستعد ہیں ہم سے جو رشوت چھڑانے کے لئے
ریت میں کھیتے ہیں وہ کشتی چلانے کے لئے

سب سے پہلے خوں آشامئی صنعت روکئے　　تیغ زن سرمایہ داری کی شقاوت روکئے
اتنی کم تنخواہ دینے کی بھی خِسّت روکئے　　روز و شب بڑھتی ہوئی چیزوں کی قیمت روکئے

یہ ہلاکت خیزیاں جس دن فنا ہوجائیں گی
رشوتوں کی آندھیاں دَم میں ہوا ہوجائیں گی

NOT TO BE REPUBLISHED © KTBS

فرہنگ

I (الف) الفاظ ومعانی:

تجارت = (ا۔مث) کاروبار

لت = (ا۔مث) بُری عادت

قول = (ا۔مذ) بات، عہد و پیمان، اقرار

مجنونانہ = (صف۔مذ) پاگل پن

ناصح = (ا۔مذ) نصیحت کرنے والا

بھاؤ = (ا۔مذ) قیمت

پربت = (ا۔مذ) پہاڑ

تاؤ = (ا۔مذ) غصہ

جنوں = (ا۔مذ) دیوانگی

ہوس = (ا۔مث) لالچ

ناؤ = (ا۔مث) کشتی

مستعد = (صف) تیار، آمادہ، چست

کھینا = (مص) چپو سے ناؤ چلانا

شقاوت = (ا۔مث) بدنصیبی، بدمعاشی

خِسّت = (ا۔مث) بخیلی، کنجوسی

(ب) مرکبات:

خوں آشامی = خونخواری، ظلم وستم

ہلاکت خیز = تباہ کرنے والا

جنونِ عشق = عشق کی دیوانگی

تیغ زن = تلوار چلانے والا

خلافِ آدمیت = انسانیت کے خلاف

روز وشب = دن ورات

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

(ج) محاورے:

راہ پہ لانا = سیدھا راستہ بتانا تاؤ آنا = غصہ آنا ہوا ہونا = غائب ہونا، کافور ہونا

(د) معنوی فرق:

چھٹنا = صاف ہونا، بکھرنا

چھُٹنا = رہا ہونا، آزاد ہونا

چور = دوسروں کا مال چُرانے والا

چُور = ریزہ ریزہ، ٹکڑے ٹکڑے

عمل = کام

امل = اُمید، آرزو

رِیت = رواج

رَیت = بالو

دَم = لمحہ، سانس

دُم = پونچھ

مُلک = دیس، سلطنت

مَلک = فرشتہ

II (الف) درج ذیل کے جواب ایک جملے میں لکھئے۔

۱) شاعر کونسی عادت کو خلاف آدمیت کہہ رہا ہے؟

۲) شاعر اپنی بستی کو کن لوگوں کا پاگل خانہ کہہ رہا ہے؟

۳) شاعر کی نظر میں رشوت نہ لینے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

(ب) تفصیلی جوابات لکھئے۔

۴) شاعر کے نزدیک رشوت کو چھوڑنا کس لئے محال ہے؟

۵) رشوت ستانی کو مٹانے کے لئے کونسے اقدامات کرنے چاہئے؟

(ج) اس نظم کا خلاصہ لکھئے۔

III (الف) درج ذیل بند کو غور سے پڑھ کر اس میں لکھے گئے غلط الفاظ کی جگہ صحیح الفاظ درج کیجئے۔

لوگ ہم سے روز کہتے ہیں یہ لعنت چھوڑئے
یہ شرارت ہے خلافِ آدمیت چھوڑئے
اس سے بہتر لت نہیں کوئی ، یہ لت چھوڑئے
روز خبروں میں چھپتا ہے کہ رشوت چھوڑئے

احمقانہ ہر عمل ہر بول مجنونانہ ہے
اپنی بستی کاہلوں کا ایک پاگل خانہ ہے

(ب) پہلے دو لفظوں میں جو تعلق ہے اس کی مناسبت سے اگلا لفظ لکھئے۔

۶) رشوت : جوش :: آمد بہار : .....

۷) احمق : احمقانہ :: ناصح : .....

۸) فنا : بقا :: قید : .....

۹) عادت : لت :: ہوس : .....

(ج) صحیح جواب کی نشاندہی کیجئے۔

۱۰) یہ تجارت ہے خلافِ آدمیت چھوڑئے

یہ تجارت سے مراد: سود، رشوت، قرض

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

۱۱) رائی کی قیمت ہو جب پربت تو کیوں آئے نہ تاؤ

تاؤ میں آنے کی وجہ: چھوٹی سی چھوٹی چیز کی مہنگائی

رائی کی قیمت میں اضافہ

پہاڑ جیسا نقصان

۱۲) ریت میں کھیتے ہیں وہ کشتی چلانے کے لئے۔

اس کا مطلب ہے: حالات سے نباہ کرنا

ناممکن کو ممکن سمجھنا

مستقبل کے حسین خواب دیکھنا

۱۳) اپنی بستی ناصحوں کا ایک پاگل خانہ ہے

اس مصرعہ کا لہجہ: مزاحیہ، سنجیدہ، طنزیہ

(د) درجِ ذیل الفاظ سے قوافی کی جوڑیاں بنائیے۔

رشوت، مجنونانہ، بھاؤ، قیمت، فنا، تاؤ، پاگل خانہ، بقا

عملی سرگرمی:

سماج میں موجود برائیوں پر لکھی گئی نظموں کو تلاش کیجئے اور اپنی جماعت میں پڑھ کر سنائیے اور اپنے استاد سے نظم کی تشریح سماعت کیجئے۔

یہ نظم ترکیب بند کی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔ اس نظم میں ہر بند کا آخری شعر جداگانہ ہوتا ہے۔ اس نظم کے ہر بند کے قافیوں کی فہرست بنائیے۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

سبق:8



قولِ فیصل

مولانا ابوالکلام آزادؔ

تخلیق: مولانا آزادؔ کے بیانات کا مجموعہ کتابی شکل میں ''قولِ فیصل'' کے نام سے شائع ہوا ہے۔ یہ بیانات انگریزی حکومت کے استغاثہ کے جواب میں دیئے گئے تھے۔ آزادؔ ایک شعلہ بیاں مقرر تھے۔ فصیح وبلیغ زبان اور اشعار کا برجستہ استعمال ان کی تحریر وتقریر کا ایک خاص وصف ہے۔ اِس تقریر سے اُن کی صداقت پسندی اور جرأت مندی کا اندازہ ہوتا ہے۔

تخلیق کار: مولانا آزادؔ کا اصلی نام محی الدین، ابوالکلام لقب اور آزادؔ تخلص تھا۔ ان کی پیدائش 11 رنومبر 1888ء میں مکہ مکرمہ میں ہوئی اور انتقال 22 رفروی 1958ء میں ہوا۔ مولانا آزادؔ کی ابتدائی تعلیم والدین کی نگرانی میں ہوئی۔ نوعمری ہی میں عربی، فارسی اور اُردو زبانوں میں مہارت حاصل کی۔ ادبی سفر کا آغاز شاعری سے ہوا دراصل مولانا نثری میدان کے شہسوار تھے۔ ادبی دنیا مولانا کو ایک عظیم نثر نگار تسلیم کرتی ہے۔ ان کے ادبی سرمایے میں کئی رسائل اور تصانیف شامل ہیں جن میں کاروانِ خیال، غبارِ خاطر، تبرکاتِ آزادؔ، مکاتبِ آزادؔ، خطبات آزادؔ اور قولِ فیصل اہم ہیں۔

مولانا آزادؔ بارہ سال کی عمر میں ''المصباح'' کے مدیر بنے۔ مولانا شبلی نے ان کی غیر معمولی صلاحیتوں کو دیکھ کر رسالہ ''الندوہ'' کا مدیر مقرر کیا۔ مولانا آزادؔ کا سب سے بڑا کارنامہ الہلال، اور البلاغ کی اشاعت ہے۔ اس کے ذریعہ انھوں نے ہندوستانیوں میں آزادی کا جذبہ اُبھارا اور اتفاق واتحاد کی اہمیت کا احساس دلایا، ان کوششوں کے نتیجے میں ان کی زندگی کا سب سے بڑا حصہ قید وبند کی نذر ہوگیا۔ ان کی بیش بہا خدمات کی بدولت انھیں مرکزی وزیر تعلیم کے عہدے پر مامور کیا گیا۔ مرکزی حکومت نے پہلے وزیر تعلیم مولانا آزادؔ کی یومِ پیدائش یعنی 11 رنومبر کو یومِ تعلیم منانے کا اعلان کیا ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ جب کبھی حکمراں طاقتوں نے آزادی اور حق کے مقابلے میں ہتھیار اُٹھائے ہیں تو عدالت گاہوں نے سب سے زیادہ آسان اور بے خطا ہتھیار کا کام دیا ہے۔ عدالت کا اختیار ایک طاقت ہے اور وہ

© DTERT NOT TO BE REPUBLISHED

انصاف و ناانصافی دونوں کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے۔ منصف گورنمنٹ کے ہاتھ میں وہ عدل وحق کا سب سے بہتر ذریعہ ہے لیکن جابر اور ظالم حکومتوں کے لیے اس سے بڑھ کر انتقام اور ناانصافی کا کوئی آلہ بھی نہیں۔

تاریخ عالم کی سب سے بڑی ناانصافیاں میدان جنگ کے بعد عدالت کے ایوانوں میں ہی ہوتی ہیں، دُنیا کے بانیانِ مذاہب سے لے کر سائنس کے محققین تک کوئی پاک اور حق پسند جماعت نہیں ہے جو مجرموں کی طرح عدالت کے سامنے کھڑی نہ کی گئی ہو۔ بلاشبہ زمانہ کے انقلاب سے عہد قدیم کی بہت سی برائیاں مٹ گئیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ اب دنیا میں دوسری عیسوی کی خوفناک رومی عدالتیں اور ازمنہ متوسطہ کی پراسرار ''انکویزیشن'' وجود نہیں رکھتی۔ لیکن میں ماننے کے لیے تیار نہیں کہ جو جذبات ان عدالتوں میں کام کرتے تھے ان سے بھی ہمارے زمانے کو نجات مل گئی ہے۔ وہ عمارتیں ضرور گرادی گئیں جن کے اندر خوفناک اسرار بند تھے لیکن دلوں کو کون بدل سکتا ہے جو انسانی خودغرضی اور ناانصافی کے خوفناک رازوں کا دفینہ ہیں؟

عدالت کی ناانصافی کی فہرست بڑی ہی طولانی ہے۔ تاریخ آج تک اس کے ماتم سے فارغ نہ ہوسکی۔ ہم اس میں حضرت مسیح جیسے پاک انسان کو دیکھتے ہیں جو اپنے عہد کی اجنبی عدالت کے سامنے چوروں کے ساتھ کھڑے کئے گئے۔ ہم کو اس میں سقراط نظر آتا ہے جس کو صرف اس لیے زہر کا پیالہ پینا پڑا کہ وہ اپنے ملک کا سب سے زیادہ سچا انسان تھا۔ ہم کو اس میں گلیلیو کا نام ملتا ہے، جو اپنی معلومات اور مشاہدات کو اس لیے جھٹلا نہ سکا کہ وقت کی عدالت کے نزدیک ان کا اظہار جُرم ہے۔

یقیناً میں نے کہا ہے ''موجودہ گورنمنٹ ظالم ہے'' لیکن اگر میں یہ نہ کہوں تو اور کیا کہوں؟ میں نہیں جانتا کہ مجھ سے کیوں یہ توقع کی جائے کہ ایک چیز کو اس کے اصلی نام سے نہ پکاروں؟ میں سیاہ کو سفید کہنے سے انکار کرتا ہوں۔ میں کم سے کم اور نرم سے نرم لفظ جو اس بارے میں بول سکتا ہوں، یہی ہے۔

میں یقیناً کہتا رہا ہوں کہ ہمارے فرض کے سامنے دو ہی راہیں ہیں گورنمنٹ، ناانصافی اور حق تلفی سے باز آجائے۔ اگر باز نہیں آسکتی تو مٹادی جائے۔ میں نہیں جانتا کہ اس کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے؟ یہ تو انسانی عقائد کی اتنی پرانی سچائی ہے کہ صرف پہاڑ اور سمندر ہی اس کے ہم عمر کہے جاسکتے ہیں۔ جو چیز بُری ہے اسے یا تو درست ہونا چاہئے یا مٹ جانا چاہئے تیسری بات کیا ہوسکتی ہے؟ جب کہ میں اس گورنمنٹ کی برائیوں پر یقین رکھتا ہوں تو یقیناً

NOT TO BE REPUBLISHED ©KTBS

یہ دعا نہیں مانگ سکتا کہ وہ درست بھی نہ ہو اور اس کی عمر بھی دراز ہو۔

میرا اعتقاد ہے کہ آزاد رہنا ہر فرد اور ہر قوم کا پیدائشی حق ہے۔ کوئی انسان یا انسانوں کی گھڑی ہوئی بیورو کریسی یہ حق نہیں رکھتی کہ خدا کے بندوں کو محکوم بنائے، محکومی اور غلامی کے لیے کیسے ہی خوش نما نام کیوں نہ رکھ لیے جائیں وہ غلامی ہی ہے اور خدا کی مرضی اور اس کے قانون کے خلاف ہے۔ پس میں موجودہ گورنمنٹ کو جائز تسلیم نہیں کرتا اور اپنا ملکی، مذہبی اور انسانی فرض سمجھتا ہوں کہ اس کی محکومی سے ملک اور قوم کو نجات دلاؤں۔

انصاف کی پامالی میں اس کی جرأت ان تھک اور دلیری بالکل بے لگام ہیں۔ سمرنا میں 80 فیصدی مسلمانوں کی آبادی ہے مگر وزیر اعظم بغیر کسی شرمندگی کے مسیحی آبادی کی کثرت کا اعلان کر دیتا ہے۔ یونانی حکومت تمام اسلامی آبادی کو خون اور آگ کے سیلاب میں غرق کر دیتی ہے لیکن وہ بے دھڑک ترکی مظالم کی فرضی داستانیں بیان کرتا رہتا ہے اور خود انگلستان کے بھیجے ہوئے امریکن کمیشن کی رپورٹ پوشیدہ کر دی جاتی ہے۔

پھر نہ تو ان تمام مظالم و جرائم کے لیے اس کے پاس اعتراف ہے نہ تلافی بلکہ ملک کی جائز اور با امن جدو جہد کو پامال کرنے کے لیے ہر طرح کا جبر و تشدد شروع کر دیا جاتا ہے اور وہ سب کچھ کیا جاتا ہے جو گزشتہ ایک سال کے اندر ہو چکا ہے۔۔۔ اس وقت تک ملک کے ہر حصے میں ہو رہا ہے میں اگر ایسی گورنمنٹ کو ''ظالم'' اور یا درست ہو جاؤ یا مٹ جاؤ نہ کہوں تو کیا ''عادل'' اور ''درست ہو نہ مٹو'' کہوں؟

کیا صرف اس لیے کہ ظلم طاقتور ہے اور اس کے پاس جیل ہے اس کا حقدار ہو جانا ہے کہ اس کا نام بدل دیا جائے؟ میں اٹلی کے نیک اور حریت پرست جوزف میزینی کی زبان میں کہوں گا ''ہم صرف اس لیے کہ تمھارے ساتھ عارضی طاقت ہے تمھاری برائیوں سے انکار نہیں کر سکتے۔''

میں اپنا بیان اٹلی کے قتیل صداقت گارڈینیو برونو کے لفظوں پر ختم کرتا ہوں جو میری ہی طرح عدالت کے سامنے کھڑا کیا گیا تھا۔

''زیادہ سے زیادہ جو سزا دی جا سکتی ہے بلا تامل دے دو۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ سزا کا حکم لکھتے ہوئے جس قدر جنبش تمھارے دل میں پیدا ہو گی، اس کا عُشر عُشیر اضطراب بھی سزا سن کر میرے دل کو نہ ہو گا۔''

مسٹر مجسٹریٹ اب میں اور زیادہ وقت کورٹ کا نہ لوں گا۔ یہ تاریخ کا ایک دلچسپ اور عبرت انگیز باب ہے

NOT TO BE REPUBLISHED @KTRS

جس کی ترتیب میں ہم دونوں یکساں طور پر مشغول ہیں۔ ہمارے حصے میں یہ مجرموں کا کٹہرا آیا ہے، تمہارے حصے میں مجسٹریٹ کی کرسی۔ وہ کرسی بھی اتنی ہی ضروری چیز ہے جس قدر یہ کٹہرا۔ آؤ اس یادگار اور افسانہ بننے والے کام کو جلد ختم کردیں۔ مؤرخ ہمارے انتظار میں ہے اور مستقبل کب سے ہماری راہ تک رہا ہے۔ ہمیں یہاں جلد جلد آنے دو اور تم بھی جلد جلد فیصلہ لکھتے رہو۔ ابھی کچھ دنوں تک یہ کام جاری رہے گا یہاں تک کہ ایک دوسری عدالت کا دروازہ کھل جائے۔ یہ خدا کے قانون کی عدالت ہے وقت اس کا جج ہے وہ فیصلہ لکھے گا اور اس کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوگا۔

فرہنگ

I(الف) الفاظ ومعانی

اضطراب =(ا۔مذ) بےچینی، بےقراری　　تامل =(ا۔مذ) سوچ، غور وفکر، شک

پامالی = بربادی　　جنبش =(ا۔مذ) حرکت، ہلچل

داستان =(ا۔مث) کہانی، قصہ　　دفینہ =(ا۔مذ) خزانہ، دفن کیا ہوا

انکویزیشن= آزمائش، تفتیش　　سقراط =(ا۔مذ) یونان کا مشہور فلسفی جسے زہر دیا گیا

حریت =(ا۔مث) آزادی، غلامی کے بعد　　عارضی =(ا۔صف) وقتی، ہنگامی

عُشرِعَشیر =(ا۔مذ) دسویں حصے کا دسواں حصہ 1/100، بہت تھوڑا

(ب) مترادفات:

ہتھیار = اسلحہ　　پامال =برباد　　زمانہ =عہد　　توقع =اُمید

اجنبی = ناآشنا　　ظالم =جابر　　حُکمراں =فرماں روا　　انتقام =بدلہ

(ج) کثیرالمعانی الفاظ:

آبادی =آبادی کی گنتی، آرام، چین　　اہل =لائق، قابل، صاحب

ظلم =بےانصافی، اندھیرا　　حق =فرض، سچ، واجب، ٹھیک

گھڑنا =بنانا، جھوٹی بات بنانا، مارنا، گزرنا، واقع ہونا۔

NOT TO BE REPUBLISHED @KTBS

شاہد =شہادت دینے والا، گواہی دینے والا، محبوب، معشوق

باز =دوبارہ، مکرر، کبوتر/ پتنگ باز

(د) ہم آواز الفاظ کے معانی:

عَہد =دور، اَحد =ایک صَرف =خرچ صِرف=سوائے

اَسرار=راز، سر کی جمع اِصرار=ضد، ہٹ قول = کہی ہوئی بات خول =چھلکا

کل= پرزہ کُل =تمام آلہ =اوزار اعلیٰ =بہت بلند

II (الف) درج ذیل سوالات کے جوابات صرف ایک جملے میں لکھئے۔

۱) عدالت کا کیا اختیار ہوتا ہے؟

۲) عدل وحق کا سب سے بہتر ذریعہ کس کے ہاتھ میں ہے؟

۳) کس وجہ سے عہدِ قدیم کی برائیاں مٹ گئیں؟

۴) تاریخ میں آج بھی کس بات کا ماتم کیا جاتا ہے؟

۵) سقراط کو زہر کا پیالہ کیوں پینا پڑا؟

۶) ہر فرد اور ہر قوم کا پیدائشی حق کیا ہے؟

۷) مولانا آزاد کس کی محکومی سے ملک اور قوم کو نجات دلانا چاہتے تھے؟

۸) کس کے حصّے میں مجرموں کا کٹہرا اور کس کے حصّے میں مجسٹریٹ کی کرسی آئی تھی؟

(ب) ان سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں لکھئے۔

۹) تاریخ عالم کی سب سے بڑی ناانصافیاں کیا کیا ہیں؟

۱۰) انگریزی گورنمنٹ سے متعلق ابوالکلام نے کیا کہا؟

۱۱) مولانا آزادؔ کے سامنے فرض کی راہیں کتنی ہیں؟ اور کون کونسی؟

۱۲) مولانا آزاد کم اور نرم الفاظ میں کیا کہنا چاہتے ہیں؟

۱۳) اٹلی کے قتیل گارڈ نیو برونو نے عدالت میں کیا الفاظ کہے تھے؟

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

(ج) اِن کے تفصیلی جوابات لکھئے۔

۱۴) مولانا ابوالکلام آزاد کا ''آزادی'' سے متعلق کیا عقیدہ تھا؟

۱۵) وزیراعظم کے اعلان کے بعد یونانی حکومت میں مسلمانوں کو کن کن باتوں سے دوچار ہونا پڑا؟

III (الف) ان الفاظ کی واحد/جمع لکھئے۔

آخر، اسرار، بانیان، جذبات، داستان، ذریعہ، حق، عالم

(ب) ان الفاظ کی ضد لکھئے۔

حق، سفید، عارضی، قدیم، محکوم، مہمان

(ج) سابقے اور لاحقے۔

ناپاک، لاجواب، روشناس، کارآمد، بدکار، یتیم خانہ

مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ مندرجہ بالا خط کشیدہ مناسب سابقوں اور لاحقوں کو جوڑ کر مرکبات بنائیے۔

معلوم، علم، فرض، گر، صنعت، دوا

(د) بحوالۂ متن درج ذیل جملوں کی وضاحت کیجئے۔

۱) ''یقیناً میں نے کہا ہے موجودہ گورنمنٹ ظالم ہے۔''

۲) ''میرا اعتقاد ہے کہ آزاد رہنا ہر فرد اور ہر قوم کا پیدائشی حق ہے۔''

۳) ''ہمارے حصے میں یہ مجرموں کا کٹہرا آیا ہے، تمہارے حصہ میں مجسٹریٹ کی کرسی۔''

۴) ''مورخ ہمارے انتظار میں ہے اور مستقبل کب سے ہماری راہ تک رہا ہے۔''

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

(ھ) پہلے دو لفظوں کی مناسبت سے تیسرے لفظ کا جوڑ لکھیے:

(1) قول : کہی ہوئی بات :: خول : ----------

(2) لاعلم : سابقہ :: دواخانہ : ----------

(3) قولِ فیصل: مولانا ابوالکلام آزادؔ :: جواہر لال نہرو کی اُردو دوستی: ----------

(4) سر : اسرار :: حق : ----------

قواعد

امر = جو سزا دی جا سکتی ہے بلا تامل دے دو۔

نہی = میں موجودہ حکومت کو جائز تسلیم نہیں کرتا۔

ندا = اے خدا ! ہمیں صراطِ مستقیم پر چلا۔

استفہام = یہ نہ کہوں تو اور کیا کہوں؟

تحسین = ماشاءاللہ ! ہمارا ملک سائنسی ترقی میں پیچھے نہیں رہا۔

تعجب = واقعی جنگِ آزادی میں ہم نے بہت کچھ کھویا۔

تاسف = ہائے! یہ بربادی کے منظر دیکھے نہیں جاتے۔

تمنا = کاش! آج ہم میں کوئی سقراط جیسا سچا اور آزاد جیسا دلیر ہوتا۔

تنبیہہ = ہوشیار آگے کا راستہ پُرخطر ہے۔

شرط = اگر ہمارے بزرگ قربانی نہ دیتے تو ملک آزاد نہ ہوتا۔

عرض = مہربانی فرما کر مجھے اس عذاب سے نجات دلایئے۔

قَسم = واللہ میں نے ان کی پیشانی پر کبھی بل نہیں دیکھے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

جملۂ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس میں کہنے والے کے خیال اور اس کی خواہش یا جذبہ کا اظہار ہو۔ مذکورہ جملوں سے امر، نہی، ندا، استفہام، تحسین، تعجب، تاسف، تمنا، تنبیہہ، شرط، عرض اور قَسم کا اظہار ہو رہا ہے۔ ایسے جملے جملۂ انشائیہ کہلاتے ہیں۔

درج ذیل ہر سوال کے لئے چار متبادل دئے گئے ہیں، ان میں سے سب سے مناسب جواب چن کر لکھئے:

(1) وہ جملہ جو کسی واقعہ، کیفیت یا کسی صورتِ حال کی خبر دے۔

(الف) جملۂ اسمیہ (ب) جملۂ فعلیہ (ج) جملۂ خبریہ (د) جملۂ انشائیہ

(2) جملۂ انشائیہ وہ جملہ ہے جس میں

(الف) کہنے والے کے خیال، خواہش یا جذبے کا ذکر ہو (ب) ایک مسند الیہ اور ایک مسند ہو

(ج) اسمِ فاعل اور مفعول ہو (د) فعلِ لازم اور فعلِ متعدی ہو

(3) ''جو سزا دی جا سکتی ہے بِلا تامل دے دو''۔ اس جملۂ انشائیہ میں ظاہر ہونے والا جذبہ ہے۔

(الف) امر (ب) تحسین (ج) تاسف (د) شرط

(4) تنبیہہ کو ظاہر کرتا ہوا جملۂ انشائیہ ہے۔

(الف) واللہ میں نے ان کی پیشانی پر کبھی بل نہیں دیکھے۔ (ب) یہ نہ کہوں تو اور کیا کہوں؟

(ج) کاش! کوئی سقراط جیسا سچا اور آزاد جیسا دلیر ہوتا۔ (د) ہوشیار آگے کا راستہ پُرخطر ہے۔

(5) اِن جملۂ انشائیہ میں ''شرط'' کی مثال ہے۔

(الف) اگر محنت نہ کرتے تو کامیاب نہ ہوتے۔ (ب) ہائے! یہ تباہی دیکھی نہیں جاتی۔

(ج) میری ضرورت پوری کر دیں۔ (د) واللہ کمال کا آدمی ہے۔

سرگرمی:

نامور قومی رہنماؤں کے مختصر تعارف کے ساتھ تصویری البم تیار کیجئے۔

☆☆☆

@KBBS NOT TO BE REPUBLISHED



سبق:9

(۱) غزل

(حصہ الف)

حسن شوقیؔ

تخلیق: غزل اردو شاعری کی مقبول صنف ہے۔ یہ صنف فارسی کی دین ہے۔ غزل وہ منظوم کلام ہے جس کا ہر شعر معنی و مفہوم کے لحاظ سے مکمل ہوتا ہے۔ غزل اور عشقیہ موضوعات لازم و ملزوم ہیں۔ اس صنف میں عارفانہ، ناصحانہ، فلسفیانہ، سیاسی، سماجی غرض ہر قسم کے مضامین بیان کئے جاتے ہیں۔ غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے۔ جس کے دونوں مصرعوں میں ردیف و قافیہ کا استعمال لازمی ہے۔ کبھی کبھی دوسرے شعر کے دونوں مصرعوں میں یہ التزام برتا جاتا ہے جسے ''حسنِ مطلع'' کہتے ہیں۔ غزل کے تمام اشعار کے مصرعِ ثانی میں قافیہ اور ردیف ہوتے ہیں غزل کے سب سے اچھے شعر کو بیت الغزل کہتے ہیں اور آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے مقطع کہلاتا ہے۔

تخلیق کار: نام حسن، شوقیؔ تخلص، ان کا ذکر عموماً گولکنڈہ کے شعراء میں کیا جاتا ہے۔ ان کا تعلق دکن کے تین درباروں یعنی قطب شاہی، عادل شاہی اور نظام شاہی سلطنت سے رہا۔ شوقی کی عمر کا زیادہ تر حصہ وجیاپورہ میں گزرا۔ اُن کی زندگی میں ہی شہرت نے انھیں بامِ عروج پر پہنچادیا تھا۔

مشہور دکنی شاعر ابن نشاطی نے مثنوی ''پھولبن'' میں شوقی کی عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ بحیثیت مثنوی نگار انھیں کافی مقبولیت حاصل ہوئی۔ ''میزبانی نامہ'' اور ''فتح نامہ'' ان کی دو مشہور مثنویاں نظام شاہی دور کی یادگار ہیں۔ حسن شوقیؔ نے غزلیات بھی لکھیں۔ مندرجہ ذیل غزل خالص عشقیہ غزل ہے۔ جس میں شاعر نے محبوب کو کئی ناموں سے یاد کیا ہے۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

بے کل کر آہ بلبل، وہ گُل بدن کہاں ہے
جِن مَن ہریا ہمارا، وہ مَن ہرن کہاں ہے

در بزم ماہِ رُویاں، خورشید ہے سریجن
میں شمع ہوں جلوں گی، وہ انجمن کہاں ہے

از ہند تا خراساں، خوشبو ہوا ہے عالم
گلزار نئیں خبرلیا، وہ یاسمن کہاں ہے

لالہ سو لال میرا، لالی لگا گیا رے
کوئی مُج خبر کراوئے، اس کا وطن کہاں ہے

اس شاہ جوان پر میں تن من فدا کروں گا
ایسا جو مست لائیں، وہ من ہرن کہاں ہے

کِن یوں غزل سنایا، جلتیاں کوں پھر جلایا
سو رندِ لا اُبالی، شوقیؔ حسن کہاں ہے

I(الف) الفاظ ومعانی:

جِن	= جس نے	مَن ہرن	= دل چُرانے والا محبوب
بےکل	= بےچین	گل بدن	= پھولوں سا جسم والا نازک محبوب
سریجن	= محبوب	ماہ رویاں	= چاند جیسے چہرے والا/ والی
خراسان	= ملک کا نام	یاسمن	= خوشبودار پھول یاسمین
نیں	= نہیں	جلتیاں	= جلنے والے، حسد کرنے والے
کِن	= کون، کس	رند	= شرابی
یوں/یو	= یہ	لا اُبالی	= شوخ، الھڑ
فدا	= نثار، قربان	تِن من	= جسم وجان
مست	= متوالا، نشہ میں چور، دیوانہ، خوش	مُج	= مجھے

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

لال = سرخ، پیارا، لاڈلا لالی = لال رنگ، سرخی، عزت، آبرو

لالہ = ایک قسم کا سرخ پھول جس کے بیچ میں سیاہ نشان ہوتے ہیں۔

II(الف) ایک جملے میں جواب لکھئے۔

۱) شاعر کو کس نے بے کل کر دیا؟ ۲) دل کو چرانے والے کے لیے کونسا لفظ استعمال ہوا ہے؟

۳) بزم میں محبوب کس کی مانند نظر آتا ہے؟ ۴) شاعر نے اپنے محبوب کی خوشبو کہاں کہاں محسوس کی؟

۵) شاعر خود کو کیا کہہ رہا ہے؟ ۶) رِندلا اُبالی کا نام کیا ہے؟

۷) شمع کہاں جلا کرتی ہے؟ ۸) مقطع میں شاعر جلتوں کو جلانے کی بات کیوں کر رہا ہے؟

(ب) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجئے۔

۹) از ہند تا خراساں، خوشبو ہوا ہے عالم گلزار نیں خبر لیا، وہ یاسمن کہاں ہے

۱۰) کِن یوں غزل سنایا، جلتیاں کوں پھر جلایا سورندِ لا اُبالی، شوقیؔ حسن کہاں ہے

(ج) ذیل کے اشعار میں محبوب کے لیے جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان کی نشاندہی کیجئے۔

۱۱) بے کل کر آہ بلبل وہ گل بدن کہاں ہے
جن من ہریا ہمارا وہ من ہرن کہاں ہے

۱۲) در بزم ماہِ رویاں خورشید ہے سریجن
میں شمع ہوں جلوں گی وہ انجمن کہاں ہے

۱۳) از ہند تا خراساں خوشبو ہوا ہے عالم
گلزار نیں خبر لیا وہ یاسمن کہاں ہے

(د) مندرجہ ذیل خط کشیدہ الفاظ کی ضد لکھ کر خانہ پُری کیجئے۔

۱۴) خدا کی نظر میں شاہ اور ---------- ایک ہیں۔

۱۵) مہتاب کی روشنی ---------- کی دین ہے۔

۱۶) بدبو سے ماحول آلودہ ہو چلا ہے۔ چلو اگربتی کی ---------- پھیلائیں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

۱۷) گلوں سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بہتر ہیں جو دامن تھام لیتے ہیں۔

۱۷) غافل انسان جوانی مستی میں گزارتا ہے اور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رونے میں۔

درج ذیل ہر سوال کے لئے چار متبادل دئے گئے ہیں، ان میں سے سب سے مناسب جواب چن کر لکھئے:

(1) اُردو شاعری کی مقبول ترین صنف ہے۔

(الف) رباعی (ب) غزل (ج) قطعہ (د) مرثیہ

(2) وہ منظوم کلام جس کا ہر شعر معنی کے اعتبار سے مکمل ہوتا ہے۔

(الف) غزل (ب) حمد (ج) نعت (د) قصیدہ

(3) موضوعات جو غزل کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔

(الف) رزمیہ (ب) بزمیہ (ج) طنزیہ (د) عشقیہ

(4) غزل کا پہلا شعر کہلاتا ہے۔

(الف) ردیف (ب) قافیہ (ج) مطلع (د) مقطع

(5) مطلع کی پہچان

(الف) دونوں مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں (ب) آخری شعر ہوتا ہے۔

(ج) شاعر کا تخلص ہوتا ہے۔ (د) سب سے پسندیدہ ہوتا ہے۔

(6) غزل میں مطلع کے علاوہ دوسرے شعر کے دونوں مصرعوں میں بھی قافیہ و ردیف آتا ہو تو وہ شعر کہلاتا ہے۔

(الف) محسنِ مطلع (ب) حُسنِ مقطع (ج) حُسنِ مطلع (د) احسنِ مطلع

(7) غزل کا سب سے اچھا شعر کہلاتا ہے۔

(الف) ملک الشعراء (ب) بیت الشعر (ج) شعر العجم (د) بیت الغزل

(8) غزل کے آخری شعر کو کہتے ہیں۔

(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) تخلص (د) قافیہ بند

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

(9) مقطع کی پہچان

(الف) دونوں مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں۔ (ب) پہلا شعر ہوتا ہے۔

(ج) شاعر کا تخلص ہوتا ہے۔ (د) سب سے پسندیدہ ہوتا ہے۔

سرگرمی:

• ہر لفظ کے دو قافیے لکھئے۔

گُل ـــــــــــ / .....بدن ـــــــــ / ..... عالم ـــــــ / .....

خبر ـــــــــــ / ..... شراب ـــــــ / ..... تن ـــــــ / .....

• قدیم دکنی شعراء کا کلام اپنے استاد کی مدد سے پڑھ کر دکنی شاعری کا لطف اٹھایئے۔

اضافی معلومات:

• مقطع میں تخلص کا استعمال شعراء اپنے مزاج کے لحاظ سے کرتے ہیں۔ عموماً صرف تخلص پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ کبھی نام اور تخلص مکمل طور پر برتا جاتا ہے اور کبھی اس کے مقام میں تبدیلی بھی کی جاتی ہے۔ جیسے

میرؔ اِن نیم باز آنکھوں میں
ساری مستی شراب کی سی ہے

طرزِ بیدلؔ میں ریختہ لکھنا
اسدؔ اللہ خاں، قیامت ہے

کن یوں غزل سنایا جلتیاں کوں پھر جلایا
سو رِند لا اُبالی شوقیؔ حسن کہاں ہے

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED



مرزا غالبؔ

(۲) غزل

تخلیق کار: مرزا غالبؔ کا شمار اُردو کے عظیم ترین شعراء میں ہوتا ہے۔ نام مرزا اسد اللہ خان، مرزا نوشہ لقب، نجم الدولہ، دبیر الملک جیسے شاہی خطابات سے نوازے گئے۔ انھوں نے پہلے اسدؔ پھر غالبؔ تخلص اختیار کیا، 1797ء کو آگرہ میں پیدا ہوئے۔ بعد میں انھوں نے دہلی کو اپنا مسکن بنایا۔ غالبؔ ایک زندہ دل روشن خیال انسان تھے۔ زندگی ہو یا شاعری انھوں نے اپنا الگ راستہ منتخب کیا۔ انھیں اپنی فارسی دانی اور فارسی شاعری پر ناز تھا لیکن اردو نظم و نثر سے انھیں شہرت نصیب ہوئی۔ نثر میں ان کے خطوط کے مجموعے کافی مشہور ہیں۔ اور ان کا اُردو دیوان بے حد مقبول ہے۔ مرزا غالبؔ کے کلام میں جدت، شوخی، ظرافت، اور فلسفیانہ رنگ ملتا ہے۔ 1869ء کو دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔

ابنِ مریم، ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

بات پر واں زبان کٹتی ہے
وہ کہیں اور سنا کرے کوئی

چال جیسے کڑی کمان کا تیر
دل میں ایسے کہ جا کرے کو ئی

بک رہا ہوں جنون میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

نہ سنو ، گر برا کہے کوئی
نہ کہو ، گر برا کرے کوئی

روک لو گر غلط چلے کوئی
بخش دو گر خطا کرے کوئی

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند
کس کی حاجت روا کرے کوئی

کیا کیا خضرؑ نے سکندر سے
اب کسے رہنما کرے کوئی

جب توقع ہی اٹھ گئی غالبؔ
کیوں کسی کا گلہ کرے کو ئی

فرہنگ:

I الفاظ و معانی:

ابنِ مریم = بی بی مریم کے بیٹے، حضرت عیسیٰؑ جو ایک پیغمبر تھے۔

جنون = (ا۔مذ) دیوانگی

حاجت مند = (ا۔مذ) محتاج، ضرورت والا

حاجت روا = ضرورت پوری کرنے والا، کنایتاً خدا

خضرؑ = (ا۔مذ) مشہور پیغمبر حضرت خضر علیہ السلام، جن کی نسبت مشہور ہے کہ انھوں نے آبِ حیات پیا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے، رہنما، رہبر

بخش دینا = معاف کرنا، درگذر کرنا

خطا = (ا۔مث) قصور، گناہ، غلطی

توقع = (ا۔مث) امید

II(الف) درجِ ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھئے۔

۱) ابنِ مریم سے شاعر کی مراد کیا ہے؟

۲) مرزا غالبؔ کے مطابق، انسان کو کب رو کنا چاہئے؟

۳) کسی سے خطا ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے؟

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

(ب) دو تین جملوں میں جواب دیجئے

۴) غالبؔ کسی سے کیوں گلا کرنا نہیں چاہتے؟

۵) مرزا غالبؔ نے اس غزل میں کیا کیا نصیحتیں کی ہیں؟

۶) ''بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ'' سے شاعر کی مراد کیا ہے؟

۷) مرزا غالبؔ کا کونسا شعر آپ کو اچھا لگا اور کیوں؟ وضاحت کیجئے۔

(ج) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجئے۔

۸) بات پرواں زبان کٹتی ہے وہ کہیں اور سنا کرے کوئی

۹) کیا کہا خضرؑ نے سکندر سے اب کسے رہنما کرے کوئی

III (الف) ''کنّیت'' اس نام کو کہتے ہیں جو ماں، باپ، یا بیٹی کے تعلق سے مشہور ہو جائے۔ جیسے

۱) ابنِ مریم ۲) امّ کلثوم ۳) ابوحنیفہ

(ب) درج ذیل اسماء سے پہلے کنیت لگا کر خالی جگہوں کو پر کیجئے۔

1) _____آدمؑ ۴) _____حبیبہ ۷) _____جہل

۲) _____بطوطہ ۵) _____سلمیٰ ۸) _____بکر

۳) _____علی ۶) _____ہانی ۹) _____لہب

(ج) ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے۔

دوا، خطا، رہنما، توقع

قواعد و بلاغت:

چال جیسے کڑی کمان کا تیر
دل میں ایسے کہ جا کرے کوئی

اس شعر میں محبوب کی مستانی چال کو کڑی کمان جیسا بتایا گیا ہے۔ کسی دو الگ چیزوں کو ان کی مشترک

©KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

صفت کی بنا پر ایک دوسرے کی مثال دی جاتی ہے تو اسے تشبیہہ کہتے ہیں۔ تشبیہہ کے لیے جیسا، ایسا، جیسے، ایسے، مانند، طرح حروفِ تشبیہہ استعمال کیے جاتے ہیں۔

تشبیہہ کے پانچ ارکان ہیں۔ جیسے

اس شعر کے ارکانِ تشبیہہ

۱) مشبہ چال

۲) مشبہ بہ تیر

۳) وجہ تشبیہہ ناز، اکڑ

۴) غرض تشبیہہ اترا کر چلنا

۵) حرفِ تشبیہہ جیسے

؎ ابنِ مریم ہوا کرے کوئی
مرے دُکھ کی دوا کرے کوئی

مذکورہ شعر میں ''**ابنِ مریم**''۔ بی بی مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے، اگر شاعر کلام میں کسی واقعہ، قصہ یا کسی مذہبی روایت کی طرف اشارہ کرتا ہے تو اسے ''**صنعتِ تلمیح**'' کہتے ہیں، تلمیح میں بظاہر مختصر الفاظ ہوتے ہیں لیکن اس کے پیچھے کوئی واقعہ، قصہ یا کہانی ہوتی ہے جس کو جانے بغیر شعر کا پورا لطف اٹھایا نہیں جا سکتا۔ اس غزل کا ایک اور شعر صنعتِ تلمیح کی مثال ہے۔

؎ کیا کیا خضرؑ نے سکندر سے
اب کسے رہنما کرے کوئی

سرگرمی: استاد سے درج ذیل اشعار میں بیان کئے گئے واقعات کی تفصیل معلوم کیجئے۔

؎ نارِ نمرود کو کیا گلزار
دوست کو یوں بچا لیا تُو نے

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

۲۔ نکلنا خُلد سے آدم کا سُنتے آئے ہیں لیکن
بڑے بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

درج ذیل ہر سوال کے لئے چار متبادل دئے گئے ہیں، ان میں سے سب سے مناسب جواب چن کر لکھئے:

(1) کلام میں کسی دو الگ چیزوں کو اُن کی مشترک صفت کی بنا پر ایک دوسرے کی مثال دی جاتی ہے تو اُسے کہتے ہیں۔

(الف) تشبیہہ (ب) استعارہ (ج) صنعتِ تکرار (د) تلمیح

(2) ارکانِ تشبیہہ کی تعداد ہے۔

(الف) چار (ب) پانچ (ج) چھ (د) سات

(3) ۔ چال جیسے کڑی کمان کا تیر دل میں ایسے کہ جا کرے کوئی

اس شعر میں استعمال ہوئی صنعت کا نام ہے۔

(الف) صنعتِ تلمیح (ب) صنعتِ تضاد (ج) صنعتِ تشبیہہ (د) صنعتِ استعارہ

(4) ۔ ابنِ مریم ہُوا کرے کوئی میرے دکھ کی دَوا کرے کوئی

مذکورہ شعر میں اس صنعت کو اختیار کیا گیا ہے۔

(الف) صنعتِ تلمیح (ب) صنعتِ تکرار (ج) صنعتِ تشبیہہ (د) صنعتِ تجنیس

(5) کلام میں کسی واقعہ، قصّہ یا روایت کی طرف اشارہ کرنا کہلاتا ہے۔

(الف) صنعتِ طباق (ب) صنعتِ تلمیح (ج) صنعتِ استعارہ (د) صنعتِ اشارہ

© KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

(۳) غزل

اصغر گونڈوی

تخلیق کار: اصغر گونڈوی کی پیدائش 1854ء گورکھپور میں ہوئی اور ان کی وفات الٰہ آباد میں 1936ء کو ہوئی۔ ان کا پورا نام اصغر حسین ہے انھوں نے ابتدائی تعلیم و تربیت کے بعد انگریزی مدارس میں بھی چند دن تعلیم حاصل کی جس کی وجہ سے ان میں انگریزی کتب بینی سے لطف اٹھانے کی صلاحیت پیدا ہوگئی تھی۔ یہی حال عربی و فارسی کا بھی تھا۔ اُن میں ادبی قابلیت اُن کے اپنے ذاتی مطالعہ اور غور و فکر کا نتیجہ تھی۔ اُن کے والد عرصہ تک اپنی ملازمت کے سلسلہ میں گونڈہ میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ رہے جس کی وجہ سے اصغر، اصغر گونڈوی کہلائے۔ اصغر عرصہ تک ہندوستانی اکادمی کے رسالہ ''ہندوستان'' کے ایڈیٹر رہے۔ ان کا دیوان ''نشاطِ روح'' کے نام سے شائع ہوا۔

یہ عشق نے دیکھا ہے، یہ عقل سے پنہاں ہے
قطرے میں سمندر ہے، ذرّے میں بیاباں ہے

ہے عشق کی شورش سے راعنائی و زیبائی
جو خون اُچھلتا ہے، وہ رنگِ گلستاں ہے

اَے پیکرِ محبوبی میں کس سے تجھے دیکھوں
جس نے تجھے دیکھا ہے وہ دیدۂ حیراں ہے

سو بار ترا دامن، ہاتھوں میں مرے آیا
جب آنکھ کھلی دیکھا، اپنا ہی گریباں ہے

اصغرؔ سے ملے لیکن، اصغرؔ کو نہیں دیکھا
اشعار میں سنتے ہیں، کچھ کچھ وہ نمایاں ہے

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

I(الف) الفاظ ومعانی:

پنہاں = (ا۔صف) پوشیدہ، چھپا ہوا
بیاباں = (ا۔مذ) ریگستان، جنگل، ویرانہ
دامن = (ا۔مذ) آنچل، پلو
گریباں= (ا۔مذ) پوشاک کا وہ حصہ جو گلے کے نیچے ہو
شورش = (ا۔مذ) فتنہ فساد، ہنگامہ
پیکر = (ا۔مذ) چہرہ، شکل، صورت
راعنائی = (ا۔مذ) حسن، جمال، خوبصورت
نمایاں = (ا۔صف) نمودار ہونے والا، ظاہر

II(الف) ایک جملے میں جوابات لکھئے۔

۱) عقل سے پنہاں چیز کو کس نے دیکھا ہے؟
۲) عشق نے ذرے اور قطرے میں کیا کیا دیکھا؟
۳) شاعر نے خواب میں کس کا دامن، سو بار تھاما؟
۴) راعنائی سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(ب) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجئے۔

۶) یہ عشق نے دیکھا ہے، یہ عقل سے پنہاں ہے
قطرے میں سمندر ہے، ذرے میں بیاباں ہے

۷) اَے پیکرِ محبوبی میں کس سے تجھے دیکھوں
جس نے تجھے دیکھا ہے وہ دیدۂ حیراں ہے

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

III(الف) درج ذیل مصرعوں کو مکمل کیجئے۔

۸) قطرے میں سمندر ہے، ذرے میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے

۹) جو خون اُچھلتا ہے، ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے

۱۰)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں کس سے تجھے دیکھوں

۱۱)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں سنتے ہیں، کچھ کچھ وہ نمایاں ہے

(ب) مختلف گروہوں سے متعلقہ الفاظ چُن کر گروہ بنائیے۔

الف	ب	ت	
سمندر	قیدی	غم	(۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔)
دامن	آنسو	نگہبان	(۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔)
آنکھ	گریباں	قطرہ	(۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔)
زنداں	ساحل	ہاتھ	(۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔)

(ج) خالی جگہوں میں حروف (نے، میں، کا، کی، سے، کو) کے استعمال سے خالی جگہوں کو پر کیجئے۔

۱۲) یہ عشق ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دیکھا ہے، یہ عقل ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پنہاں ہے

۱۳) جس نے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے وہ دیدۂ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے

۱۴) سو بار ترا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آیا

۱۵) اصغرؔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ملے لیکن اصغرؔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں دیکھا

قواعد بلاغت

ا۔ سو بار ترا دامن، ہاتھوں میں مرے آیا
جب آنکھ کھلی دیکھا، اپنا ہی گریباں ہے

مندرجہ بالا شعر میں ''دامن،'' اور ''گریباں'' متضاد الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ شعر کی ایسی خصوصیت کو جس میں متضاد الفاظ استعمال ہوتے ہیں اُسے صنعت تضاد یا صنعت طباق کہتے ہیں۔

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED

۲ے اصغرؔ سے ملے لیکن اصغرؔ کو نہیں دیکھا
اشعار میں سنتے ہیں کچھ کچھ وہ نمایاں ہے

مندرجہ بالا شعر میں لفظ ''کچھ'' دہرایا گیا ہے۔ ایسا شعر جس میں ایک ہی لفظ کو دُہرایا جاتا ہے اُسے صنعتِ تکرار یا صنعتِ تکریر کہا جاتا ہے۔

درج ذیل ہر سوال کے لئے چار متبادل دئے گئے ہیں، ان میں سے سب سے مناسب جواب چن کر لکھئے:

(1) کلام میں متضاد الفاظ استعمال کئے جائیں تو وہ صنعت کہلاتی ہے۔

(الف) صنعتِ تلمیح (ب) صنعتِ تکرار (ج) صنعتِ تشبیہہ (د) صنعتِ تضاد

(2) صنعتِ تضاد کا ایک اور نام

(الف) صنعتِ طباخ (ب) صنعتِ طباق (ج) صنعتِ تباق (د) صنعتِ اتباع

(3) کسی شعر میں ایک ہی لفظ کو بار بار دہرانا کہلاتا ہے۔

(الف) صنعتِ تلمیح (ب) صنعتِ تضاد (ج) صنعتِ تکرار (د) صنعتِ تشبیہہ

(4) ے سو بار ترا دامن، ہاتھوں میں مرے آیا جب آنکھ کھلی دیکھا، اپنا ہی گریباں ہے

درجِ بالا شعر میں اس صنعت کو لایا گیا ہے۔

(الف) صنعتِ تضاد (ب) صنعتِ تکرار (ج) صنعتِ تشبیہہ (د) صنعتِ استعارہ

(5) ے اصغرؔ سے ملے لیکن، اصغرؔ کو نہیں دیکھا اشعار میں سنتے ہیں، کچھ کچھ وہ نمایاں ہے

اِس شعر میں استعمال کی گئی صنعت ہے۔

(الف) صنعتِ تکرار یا تکریر (ب) صنعتِ تلمیح (ج) صنعتِ استعارہ (د) صنعتِ تضاد

سرگرمی: اپنی پسند کے ایسے کوئی چار اشعار تلاش کر کے لکھئے جو زندگی کے موضوع سے متعلق ہوں۔

☆☆☆

@KTBS NOT TO BE REPUBLISHED